علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

# حل شدہ امتحانی پرچہ (گیس پیپر) کورس کوڈ : 316

# اسلامیات لازمی (لازمی) سطح : ایف اے / آئی کام

**سوال نمبر1- عقیدۂ توحید کا مفہوم واضح کرتے ہوئے کائنات کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالیں جن سے انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی یکتائی کی طرف مرکوز ہو جاتی ہے۔** (15)

**جواب:۔** **عقیدہ توحید:** عقیدہ عربی زبان کا لفظ ہے اور عَقد سے نکلا ہے۔عقد کے معنی ہے گرہ لگانا۔عربی میں گرہ کو ''عُقدہ'' کہتے ہیں۔اردو میں بھی یہ لفظ انہیں معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔جیسے عقدہ کشائی یعنی گرہ کھولنا،کوئی مشکل حل کرنا۔گرہ مضبوطی سے باندھی جاتی ہے جو آسانی سے نہیں کھل سکتی۔اسی مناسبت سے آدمی کے وہ پختہ خیالات اور اٹل نظریات جن پر وہ مضبوطی سے قائم ہو اور انہیں آسانی سے بدلنے پر آمادہ نہ ہو،عقیدہ کہلاتے ہیں۔عقیدہ توحید یعنی اسلام کے پورے اعتقادی اور عملی نظام میں سب سے پہلی اور سب سے اہم چیز ''ایمان باللہ'' یعنی اللہ پر ایمان لانا ہے۔یوں تو بہت سی قومیں اللہ پر ایمان رکھتی ہیں۔لیکن اسلام کے نقطہ نظر سے ایمان باللہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ کو ایک مانا جائے اور کسی دوسرے کو اس کا شریک نہ ٹھرایا جائے۔قرآن پاک نے اللہ تعالیٰ کا تعارف اس طرح کرایا ہے۔
یہی توحید کا مفہوم ہے۔باقی جتنے عقائد ہیں ان سب کی تکمیل عقیدہ توحید سے ہوتی ہے۔یوں سمجھنا چاہیے کہ ان سب کا سرچشمہ ''توحید'' ہے۔

**صفاتِ باری تعالیٰ:** عقیدہ توحید صرف اس قدر نہیں کہ اللہ ایک ہے بلکہ اللہ کے صفات با کمال پر یقین رکھنا،عقیدے کی اصل جان ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات دونوں میں یکتا ہے۔ذات میں یکتا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی برابری نہیں کرسکتا۔اس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ بیٹا کیونکہ باپ اور اولاد کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔جب اللہ تعالیٰ کی حقیقت میں کوئی شریک نہیں تو نہ اللہ تعالیٰ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا بیٹی۔
قرآن مجید میں ارشاد ہے: (لَم یَتَّخِذ وَلَدًا) (الاسراء: 111) ''اس کی کوئی اولاد نہیں''۔
صفات میں یکتا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کائنات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے جو حَیّ اور قیّوم اور قادر و رازّاق ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت و بندگی بجا لائیں اور اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کریں اور اس کے سوا کسی کو لائقِ عبادت نہ جانیں۔
خدا کو کسی نے دیکھا نہیں۔اس کی بنائی ہوئی کائنات اور اس کائنات میں پھیلی ہوئی نشانیوں کو دیکھ کر انسان خلق کائنات کی وحدانیت،قدرت اور علم و حکمت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔آیئے ہم کائنات کے کچھ پہلوؤں پر از سرِ نو غور کریں۔
(1) کائنات اور دنیاوی نظم و نسق قادرِ مطلق ہی کی ذات قائم کئے ہوئے ہے۔اگر اس کائناتی نظام کو چلانے والے کئی معبود ہوتے تو یقیناً ان کے درمیان اختلاف ہوتا اور نظام کائنات مختلف افکار و نظریات کے تحت نہ صرف بدلتا رہتا بلکہ یہ کائنات تباہ و برباد ہو جاتی اور اس کائنات میں جو نظم و ضبط اور ترتیب کارفرما نظر آتی ہے وہ نہ ہوتی۔
قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔ (لَو کَانَ فِیھِمَا اٰلِھَۃ اِلاَّ اللّٰہُ لَفَسَدَتَا) (الانبیا: 22) ''ان دونوں یعنی (زمین و آسمان) میں علاوہ اللہ کے کوئی معبود ہوتا ہے تو ان دونوں میں فساد برپا ہو جاتا''۔

**انسان کی توجہ اور انفرادی اثرات۔**

عقیدہ توحید سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر گونا گوں اثرات مرتب ہوتے ہیں۔انسان کے فکر و عمل اپنے بارے میں نقطہ نظر اور دوسرون کے ساتھ تعلقات بلکہ پوری کائنات میں موجود ہر چیز کے بارے میں انسانی سوچ میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔توحید کا عقیدہ کوئی ایسی شے نہیں جس کا تعلق صرف سوچ اور فکر سے ہو بلکہ جہاں توحید ایک علمی حقیقت ہے ،وہاں اس کا عمل سے بھی بہت گہرا تعلق ہے۔انسانی زندگی خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی ،توحید کے تصور سے بالکل بدل جاتی ہے۔انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کے نمایاں اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

**آزادی حریت۔**

عقیدہ توحید انسان کو آزادی و حریت کا وہ بلند مقام بخشتا ہے جس کا وہ اشرف المخلوقات ہونے کی حیثیت سے مستحق ہے۔تمام کائنات انسان کے لئے بنائی گئی ہے۔لیکن جب تک انسان توحید سے واقف نہیں ہو جاتا،اس وقت تک اتنا پست اور خوار رہتا ہے کہ وہ حقیر چیزوں کے سامنے بھی سر جھکا دیتا ہے،انہیں اپنا آقا اور حاجت روا سمجھتا ہے لیکن عقیدہ توحید کے برکات کے سبب انسان میں عزم و ہمت کا وہ جذبہ پیدا ہوتا جاتا ہے کہ وہ کفر و شرک کی ہر چٹان ریزہ ریزہ کرن دینے کی صلاحیت پا لیتا ہے۔

**وسعت نظر۔**

عقیدہ توحید کا معتقد انسان تنگ نظر نہیں ہوتا کیونکہ وہ اس خداوند تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے جو زمین و آسمان کا خالق،مشرق و مغرب کا مالک اور تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔اس پختہ ایمان کے بعد کائنات کی کوئی شے اس کو غیر نظر نہیں آتی بلکہ وہ اسے اپنے مالک کی ملکیت نظر آتی ہے۔اس عقیدے کی بدولت مومن میں

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
میٹرک سے پی ایچ ڈی تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہمدردی، محبت اور ایثار کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔جنہیں وہ تمام خلق خدا پر نچھاور کرنے کو اپنا نصب العین بنا لیتا ہے۔عقیدہ توحید پر ایمان ہی کی بدولت مومن رنگ، نسل، لسانی اور علاقائی تعصّبات سے پاک ہو کر ایک عالمگیر رشتہ اخوت سے منسلک ہو جاتا ہے۔اس کی سوچ اتنی بلند ہو جاتی ہے کہ وہ اللہ کے ہر بندے کو مومن اور رسول اکرم ﷺ کے ہر امتی کو اپنا دینی بھائی تسلیم کرتا ہے اور ان کے غم و خوشی کو اپنا غم اور خوشی سمجھتا ہے۔وہ اس عقیدے کی بدولت انسانیت کی خدمت کرنا اپنا اولین فرض سمجھتا ہے۔

**استقامت۔**

عقیدہ توحید انسان کو بہادر اور دلیر بنا دیتا ہے کیونکہ دو چیزیں انسان کو بزدل بنا دیتی ہے۔ایک تو جان و مال اور اہل خاندان کی محبت، دوسرے یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا اس کو مارنے والا اور جلانے والا ہے۔لیکن عقیدہ توحید کا کمال یہ ہے کہ وہ یہ خیال اور اندیشہ دل سے نکال دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی ہے وہ محض اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرتا ہے اس کے دل میں یہ خیال جم جاتا ہے کہ ہر چیز کا مالک و مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

**پرہیزگاری۔**

جب انسان کا اس بات پر پختہ ایمان ہو جائے کہ ہمارا خالق و مالک وحدہ لاشریک ہے۔ہمیں جان و مال کے ساتھ بے شمار انعام و اکرام سے نوازنے والا ہی رب عظیم ہے، ہم اپنے ہر عمل کے لئے اس کے آگے جوابدہ ہیں اور یہ کہ وہ ہمارے ظاہر و باطن سے واقف ہے۔ہمارے ہر عمل اور ہر حرکت کے بارے میں وہ علم رکھتا ہے، یہاں تک کہ وہ ہمارے پوشیدہ خیالات سے بھی واقف ہے تو پھر یقیناً ہم میں خوف خدا اور فکر آخرت پیدا ہوگی۔یہی وہ چیزیں ہیں جو انسان کو ہر برے عمل اور غلط سوچ سے محفوظ رکھتی ہیں۔اگر انسان خدانخواستہ کسی غلطی کا مرتکب ہو بھی جائے تو غفور رحیم کے دروازے کھٹکھٹاتا ہے اور معافی حاصل کر کے سکون حاصل کرتا ہے یہی تقویٰ ہے یعنی ہر برے عمل سے اپنے آپ کو اس طرح سے بچانا جس طرح انسان کانٹوں سے دامن بچاتا ہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**سوال نمبر 2- نماز کے انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں۔ (15)**

**نماز کی اہمیت:** نماز کی اہمیت چونکہ مسلمان اور کافر کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔اس لئے ہدایت اور تقویٰ کے بنیادی شرائط کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔نماز نجات کی شرط ہے اور ایمان کی محافظ ہے۔نماز انسان کو بری عادات سے باز رکھتی ہے۔اور نمازی کی حفاظت خود نماز کرتی ہے۔بشرطیکہ پابندی سے نماز پڑھی جائے۔اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اسی بات پر دلالت کرتا ہے۔کہ نماز کی پابندی کتنی فائدہ مند ہے۔

**قرآن مجید کی روح سے (المعارج 1923):** ''انسان کم ہمت پیدا ہوا ہے۔جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو بہت زیادہ گھبرا جاتا ہے۔اور جب فارغ البالی ہوتی ہے تو حقوق سے بخل کرنے لگتا ہے مگر باقاعدگی سے نماز ادا کرنے والے سے اس سے مستثنیٰ ہیں۔''

قیامت کے روز جب ہر عمل کا حساب ہوگا تو اہل جہنم سے پوچھا جائے گا کہ کون سی چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈالا تو اسکا سبب نماز کا ادا نہ کرنا ہی بتائیں گے۔

**قرآن کریم میں ارشاد میں (المدثر:43-42):** ترجمہ: '' تمہیں کون سی چیز دوزخ میں لائی؟ وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے''

نماز ہر آزاد، غلام، امیر و غریب، تندرست و بیمار، حاضر اور مقیم شخص پر ہمیشہ کے لیئے اور ہر حال میں فرض ہے۔نماز تو میدان جنگ میں بھی فرض ہے۔اور صلوۃ الخوف کے نام سے موسوم ہے۔قرآن پاک میں بہت دفعہ اس کے بارے میں ذکر آیا ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ نماز کتنی زیادہ اہمیت کے حامل ہے۔

**نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے:**

ترجمہ(بخاری)''قیامت کے روز سب سے پہلے جو سوال ہوگا۔وہ نماز کے بارے میں پوچھے جائے گا''۔

**انفرادی اثرات وفوائد**

نماز کے انفرادی اور اجتماعی فوائد بے شمار ہیں۔

۱۔ نماز انسان کے اخلاق سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہے ایک شخص اللہ کے حضور دن میں پانچ مرتبہ حاضر ہوتا ہے اس طرح وہ بتدریج بے حیائی اور برائی سے بچتا ہے۔اور اچھے اخلاق کی سمت بڑھتا ہے۔

۲۔ مسلسل نمازیں پڑھنے سے مسلمان کے دل میں یہ احساس رہتا ہے۔کہ وہ کسی کا محکوم ہے اور اسکا کوئی حاکم ہے۔یہاں تک کہ یہ بات اس کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے۔اور اس کی حیات سنور جاتی ہے۔

۳۔ فرض شناسی اور احسن طریق سے کام سرانجام دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

**اجتماعی اثرات وفوائد:**

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے نماز کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ اجتماعی خصوصیات کی وجہ سے عیاں ہوتا ہے اور مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت پیدا ہو جاتا ہے اور معاشرہ فلاح و بہبود کا مظہر بن جاتا ہے نماز کے انفرادی اثرات کے ساتھ ساتھ بہت سے اجتماعی اثرات بھی ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی قربت سے بندے کے دل میں یہ یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے۔وہ خود کو کبھی تنہا محسوس نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ کے سے ساتھ ہونے کا

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

یقین اور احساس اسے گناہ کے کاموں سے روکتا ہے۔اس کے دل سے خوف اور غم دور کرتا ہے۔نمازوں کے درمیانی وقفے میں بھی اللہ اس کیساتھ رہتا ہے۔

۲۔ ضبط نفس کی عادت، نماز میں اوقات کی پابندی کے اہتمام، جسمانی حرکات، خصوصاً دعاؤں اور تسبیحوں کے پڑھنے اور امام کے ہر فعل کی اطاعت کرنے سے پختہ ہوجاتی ہے۔یہ تمام پابندیاں، انسان کی نفسیاتی خواہشات کو اعتدال پر لے آتی ہیں۔اور اس زندگی میں توازن پیدا کرتی ہیں اور دوسروں کو تلقین کرنے کا شعار بھی پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ نماز عملی قوتوں کو حرکت میں لانے کا بہترین سبب ہے۔سستی اور کاہلی، نماز کے آداب وشرائط کے منافی ہے معاشرے میں بسنے والے لوگ بھی چست اور توانا لوگوں کو ہی کام کرنے کے لیے قبول کرتے ہیں اور نماز اس کا بہترین ذریعہ اور حل فراہم کرتی ہے۔

۴۔ کسی فرد کی ترقی اور قوموں کی ترقی کا اہم سبب اس کے کام میں باقاعدگی ہے۔نبی کریمؐ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو نماز انسان میں باقاعدگی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۵۔ جب مسلمان پانچوں وقت باجماعت نماز کے لیئے مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں۔اور صرف اللہ کی رضا کے لیئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کے درمیان دوستی اور محبت پیدا ہوتی ہے۔جو معاشرے کے لیئے بہت مفید ہے۔

کاشان اکیڈمی

٦۔ نماز باجماعت اور بلخصوص جمعہ اور عیدین کی نمازوں سے مسلمانوں میں میل جول اور تعاون کے جذبہ پیدا ہوتا ہے اور جب دن میں کئی دفعہ ملنے والے مسلمان رنگ ونسل، علاقے اور طبقے کے اختلافات سے بے پروہ ہو کر ایک امام کے پیچھے صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔تو ان کے درمیان فکری وحدت کے علاوہ عملی مساوات بھی پیدا ہوتی ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

0334-5504551

۱۰۔ نمازیوں کو مسجد میں آتے جاتے دیکھ کر نماز پڑھنے والے بھی نماز کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

Download Free Assignments from

۱۱۔ اجتماعی شکل میں انجام پانے والے اعمال کی کیفیات، انفرادی، اعمال کے مقابلے میں ہر لحاظ اور پہلو سے زیادہ موثر ہوتی ہیں۔اس لیے اجتماعی نماز کا ثواب انفرادی نماز سے ستائیس گناہ زیادہ ہے۔اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جماعت کی اہمت کتنی زیادہ ضروری ہے۔

Solvedassignmentsaiou.com

**سوال نمبر3۔ رسالت کا مفہوم بیان کریں اور انبیاء کرامؑ کی ضرورت واہمیت بیان کریں۔ (15)**

**جواب۔**

**رسالت کے معنی۔**

رسالت کے معنی آپﷺ کا تمام جہانوں کے لیے آخری نبی تصور کرنا اور اس کو دل و جان سے تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی عہد کرنا کے آپﷺ کی باتوں اور ان کے اسوہ حسنہ کو دل و جان سے قبول کرنا اس کا اقرار کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے اسے اپنی زندگی میں لازمی شعار کے طور پر اپنانا اور لوگوں کو بھی اس کی تلقین کرنا ہے اس کے ساتھ ساتھ رسالت کے معنی یہ بھی بیان کیے جا سکتے ہیں کہ آپﷺ خاتم النبین ہے آپﷺ کے بعد نہ تو کوئی نبی آئے گا نہ ہی اپ کے دین کے بعد کوئی نیا دین اللہ کی طرف سے دنیا میں نافذ ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس دین کو مکمل کرنے کا اعلان فرمایا ہے اسی لیے آپﷺ ہی تمام جہانوں کے سردار اور آخری نبی ہیں ،

**انبیاء کرام کی ضرورت واہمیت۔**

اس کائنات پر غور کریں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ کائنات کی ہر چیز انسانوں کی ضرورت اور فائدے کے لیے پیدا کی گئی ہے، سورج چاند، ستارے، سمندر، پہاڑ، جنگلات، ہوا، پانی مٹی، ہر چیز انسانوں کی خدمت پر لگی ہوئی ہے، گویا ان چیزوں کی تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ یہ انسانوں کے کام آئیں جب ہر چیز کی تخلیق کا کوئی مقصد ہے تو آخری انسان جو اشرف المخلوقات ہے، اس کی تخلیق کس طرح بے مقصد ہو سکتی ہے، چنانچہ قرآن حکیم نے انسان کی تخلیق کا مقصد بتاتے ہوئے کہا:

(وَمَا خَلَقتُ الجِنَّ والاِنسَ اِلّاَ لِیَعبُدُونَ) (الزاریات:56)

''ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا''۔ظاہر ہے اللہ کی اطاعت اسی وقت کی جا سکتی ہے جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی پسند اور ناپسند کا علم ہو اور انسان کی مشکل یہ ہے کہ وہ نہ خدا کو دیکھ سکتا ہے نہ براہِ راست اس سے اس کی پسند اور ناپسند معلوم کر سکتا ہے، اس لیے اسے ہدایت حاصل کرنے کے لیے مدد کی ضرورت تھی، دوسری طرف اللہ کی ربوبیت، رحمت اور عدل کا تقاضا تھا کہ ان کو یوں بے بسی کے اندھیرے میں نہ چھوڑا جائے بلکہ اس کی مدد کے وہ احکام صاف صاف بتا دیئے جائیں جن کے بغیر وہ بندگی اور اطاعت کی راہ اختیار کر ہی نہیں سکتا، اس لیے خداوند کریم نے نسل انسانی کی ابتداء کے ساتھ ہی اس کا بھی اہتمام کیا اور انسانوں میں سے کچھ افراد کو اس بات کے لیے منتخب کر لیا کہ ان کو براہِ راست یا فرشتوں کے ذریعے اپنی پسند اور ناپسند سے آگاہ کرے۔

''اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کو چن لیتا ہے''۔ان منتخب افراد کے ذمہ یہ کام بھی لگایا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ہر

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

بات اللہ تعالیٰ کے بندوں تک پہنچا دیں۔

ارشاد ربانی ہے:

(یٰآیّھا الرّسُولُ بَلّغ مَآاُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَّبِکَ) (المائدہ:67)

''اے رسول! جو آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا، اسے لوگوں تک پہنچا دیں''۔

ان منتخب افراد کے لیے قرآن حکیم نے رسول اور نبی کا نام تجویز کیا ہے اور جس منصب پر انہیں فائز کیا گیا ہے، وہ نبوت اور رسالت کہلایا، رسالت وہ ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور آخرت کا علم عطا کرتا ہے اس لیے رسالت کے بغیر اللہ اور آخرت پر ایمان بھی جیسا کہ چاہیے ویسا لانا ممکن نہیں ہے۔

**انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصیات:-** انبیاء کی ضرورت واہمیت کے ماتحت ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ جس طرح پانی، ہوا اور غذا انسانی زندگی کے لیے ضروری ہیں، اسی طرح انبیاء کی تعلیم وتبلیغ انسانی زندگی کو کامیابی وکامرانی سے ہمکنار کرنے کے لیے بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔قرآن کریم نے انبیاء کرامؑ کی بہت سی خصوصیات بیان کی ہیں ،ان میں نمایاں درج ذیل ہیں۔

**ا۔ انسانیت:** یہ حقیقت ہے کہ انبیاء کرامؑ انسان ہونے کے باوجود عام انسانوں سے بلند مقام کے حامل ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ کسی انسان ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے یہ بات کہلوائی کہ:

ترجمہ: ''میں تمہاری ہی طرح کا ایک انسان ہوں''۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ کہ: ترجمہ: ''اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا، جن پر ہم وحی کرتے تھے''۔

**۲۔ وہبیت:** وہبیت کے معنی یہ ہیں کہ رسالت کوئی اکتسابی شے نہیں جو محنت وجستجو سے مل جائے بلکہ یہ خداوند قدوس کا خاص عطیہ ہے اور اسی شخص کو ملتا ہے جسے خداوند کریم حمت فرماتا ہے،اس کے ملنے میں انسانی کوشش، ارادے اور جستجو کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

**۳۔ تعلیمات من جانب اللہ:** پیغمبر دین اور شریعت کے نام پر جو کچھ بھی انسانوں کے سامنے بیان فرماتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے، پیغمبر ہدایت ربّانی کے تابع اور اللہ تعالیٰ کے ترجمان ہوتے ہیں: قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: ''وہ اپنی خواہش نفسانی سے کلام نہیں کرتا بلکہ وہی کہتا ہے جو خدا کی طرف سے کہا جاتا ہے''۔

**۴۔ عصمت:** اللہ تعالیٰ نے انبیاء اس لیے بھیجے ہیں کہ لوگ ہر حالت میں ان کی اطاعت کریں یعنی انبیاء کی غیر مشروط اطاعت کا حکم دیا، غیر مشروط کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت کے لیے کسی قسم کی شرط یا قید نہیں بلکہ ہر وقت اور ہر حالت میں ان کی اطاعت کی جائے، غیر مشروط اطاعت صرف اس کی کی جاسکتی ہے جس سے کسی گناہ یا غلطی کا امکان نہ ہو، اس لیے انبیاء کو ہر طرح کے گناہوں اور غلطیوں سے پاک رکھا گیا ہے، دوسرے الفاظ میں نبی معصوم ہوتا ہے، اس سے نہ فکرواجتہاد کی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں نہ اخلاق واعمال کی لغزشیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کی فکر وبصیرت بھی حد درجہ کامل ہوتی ہے اور اس کی اخلاقی قوت بھی ایک طرف تو وہ احکام الٰہی کا منشاء سمجھنے اور ان سے اپنے اجتہاد کے ذریعے مزید احکام نکالنے کی بہترین صلاحیتیں رکھتا ہے، دوسری طرف اسے اپنے نفس پر پورا پورا قابو حاصل ہوتا ہے، اس کی اخلاقی حس اس کا خوف خدا اور اس کا اندیشہ آخرت اس درجہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں کہ گناہ کے محرکات سر اٹھا ہی نہیں پاتے اور ساتھ ہی خداوند کریم کی خصوصی نگرانی وحفاظت انہیں فکرواجتہاد کی غلطیوں اور اخلاق و اعمال کی کوتاہیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ نبی ایسا انسان کامل ہوتا ہے جو بے حد روحانی قوت کا مالک ہوتا ہے اور خواہشات نفسانی سے خود کو محفوظ رکھتا ہے۔

**سوال نمبر4- زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کے اثرات تفصیلی بیان کریں۔** **(15)**

**جواب۔**

**زکواۃ۔**

زکوۃ کے معنی پاک کرنے کے ہیں کیونکہ زکوۃ کی ادائیگی سے مال پاک اور صاف ہوجاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار زکوۃ کوادا رکنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ نے کئی بار تائید فرمائی ہے اور کہا ہے کہ نماز کے ساتھ ساتھ زکوۃ کی ادائیگی بھی لازمی ہے۔

فرماتا ہے کہ! ''اور میری رحمت ہر شے پر حاوی ہیت، تو میں اسے ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔پھر ایک اور جگہ ارشاد ہوا کہ ''اگر تم اللہ کو قرض حسنہ (زکوٰۃ وصدقات) دو تو وہ اس کے ثواب کو تمہارے لئے بڑھاتا رہے گا اور تم کو معاف کر دے گا، وہ تو بڑا قدردان اور تحمل والا ہے۔

پھر ایک جگہ اور ارشاد ہوا کہ! ''اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو، تو ایسے ہی لوگ اپنے مال کو دُگنا کرنے والے ہیں''۔ہاں جو لوگ زکوۃ نہیں دیتے ہیں ان کے لئے بھی قرآن مجید میں اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ایسے لوگوں کو بہت دردناک عذاب ہوگا۔

**زکواۃ دینے کا طریقہ۔**

احادیث مبارکہ سے زکوۃ کے بارے میں تفصیلی احکام ثابت ہیں جو فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں مختصر یہ جان لینا ضروری ہے کہ کتنے قسم

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں ۔

کے اموال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ اقسام حسب ذیل ہیں ۔

نقد روپیہ　　سونا چاندی　　زرعی پیداوار　　مویشی ( بھیڑ ،بکری ، گائے ، بیل اونٹ )

معدنیات　　دفینہ

دفینہ اور معدنیات کے علاوہ تمام اقسام کی کم از کم مقدار مقرر فرمائی جس پر زکوٰۃ لی جائے گی اس مقدار کو نسان کہا جاتا ہے شرح بھی مقرر فرمادی جس کی چار قسمیں ہیں ۔

بیس فیصد ، دس فیصد ، پانچ فیصد ، ڈھائی فیصد ۔

**زکواۃ کے اثرات۔**

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ بے حد اہمیت کا حامل ہے۔کینوکہ انسانی معاشرے کے قیام میں نظام معیشت کو بنیاد اور اساسی حیثیت حاصل ہے۔نظام زکوٰۃ کی اسی اہمیت کی وجہ سے حضرب ابوبکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ سے جہاد فرمایا حالانکہ وہ اسلام کی دوسری باتوں کو مانتے تھے اور تاکید کی ’’میں اپنی زندگی میں ان دونوں فرائض منصبی ،نماز اور زکوٰۃ ) کی تعمیل میں کوئی فرق نہیں ہونے دوں گا۔اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کے عمل سے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ اپنے بندے کا یہ قرض کئی گنا بڑھا کر واپس کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔زکوۃ جہاں معاشرتی اقدار اور مساوات کو فروغ دینے میں مددگار ہے وہی پر وہ لوگوں کے حقوق کا تحفظ بھی کرتا ہے زکوۃ لینے والا اگر اس بات کی اہمیت کو سمجھ لے کہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہوں اور اسی سے مانگنا میرا پہلا وطیرہ ہونا چاہیے نا کہ میں اپنی ضروریات کے لیے دوسرں کا تابع بنوں تو وقتاً فوقتاً اس میں خود اعتمادی اور غیرت کا عنصر جاگتا جاتا ہے اور بالآخر وہ اپنی محنت کے کمانے اور اچھا روزگار کمانے کی کوششوں میں لگ جاتا ہے اس کا سب سے بڑا معاشرتی فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ لوگوں میں جرائم کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور وہ محرومی سے بچ جانے کی وجہ سے لوگوں کے مال اور ان کے حقوق غصب کرنے جیسی کوتاہی سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔

**زکواۃ کے فوائد و اہمیت۔**

زکوٰۃ کی معاشرے میں معاشی اور معاشرتی حیثیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس سے معاشرے میں کوئی فرد خود کو مفلس تصور نہیں کرسکتا ہے آج بھی جن اسلامی ریاستوں میں زکوٰۃ کا نظام شفاف اور منظّم ہے ان کی معاشی حالت بھی بہتر ہے معاشرے میں برابری اور میانہ روی کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے اس انمول قانون ک دل اور جان سے قبول کیا جائے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے طرف سے زبردستی تھونپا نہیں گیا بلکہ اس میں عام مسلمان کا ہی بھلا اور اس کی بہتری ہے پھر مال کو پاک کرنے کا وعدہ بھی اللہ ہی کرتا ہے کہ میں اس شخص کے مال کو پاک کر دیتا ہوں جو برابر زکوٰۃ ادا کرتا رہتا ہے غریب مساکین اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے سے جہاں معاشرے میں غربت میں کمی آتی ہے وہی پر لوگ جب خود کفیل ہو جائے گے تو انہیں برے راستے اپنانے کا موقع بھی نہیں ملے گا اور وہ اپنی مرضی سے اس امداد سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں عزت کی روزی کمانے کے ذرائع بھی تلاش کرنا شروع کر دینگے۔معاشرتی اقدار کو فروغ دینے کے لیے ہر سطح پر زکوٰۃ کی مکمل فراہمی اور اس کی ترسیل کا نظام بہت ضروری ہے جو معاشرے یا افراد زکوٰۃ کی اہمیت اور افادیت سے انکار کرتے ہیں وہ معاشی طور پر دنیا میں بھی ذلیل اور رسوا ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں۔

**سوال نمبر 5- درج ذیل الفاظ کا ترجمہ لکھیں۔** **(10)**

**اِعْتَصِموا، اِتَّقُوا، فَازَ، اُسْوَۃٌ، حَتّٰیٓ، یَاْمُرُ، یَنْھٰی، ذُنُوب، سَدِیْداً، اِخْتِلَاف**

**جواب**

**ترجمہ :**

| الفاظ | معنی |
|---|---|
| اِعْتَصِمُوا | رسی |
| اِتَّقُوا | ڈرو |
| فَازَ | کامیاب ھوا |
| اُسْوَۃٌ | مضبوطی سے پکڑو |
| حَتّٰیٓ | یھاں تک که |
| یَاْمُر | اُٹھانے والا حکم دیتا ھے |

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ، پروپوزل ، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں ۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ، بی ایڈ، بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی ایم فل تک تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

کاشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

| | |
|---|---|
| يَنْهٰى | روکتا ھے |
| ذُنُوب | گناہ |
| سَدِيْدًا | درست |
| اِخْتِلَاف | زیادہ معزز پیدا کرنا |

**سوال نمبر6- روزہ کی فرضیت اوراس کے معاشی اثرات وثمرات تفصیلی تحریر کریں۔** **(10)**

**جواب:۔**

**روزہ:** روزہ کے لیے عربی زبان میں صوم کا لفظ آیا ہے۔اسکے لغوی معنی رُکنے کے ہیں۔

نماز کی طرح روزہ بھی اسلام کا بنیادی رکن ہے۔روزہ ایک ایسی عبارت ہے۔روزہ ایک ایسی عبادت ہے۔جو پچھلی قوموں پر بھی فرض تھی۔

فرمان الٰہی ہے۔

(یَا ایُّھاالذین اٰمنو اکتب علیکم المسیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون) (البقرہ:183)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو!تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جوتم سے پہلے ہوئے تھے۔تا کہ تم پرہیزگار رہو جاوَ۔

روزے کی فرضیت میں پرہیزگاری کی حکمت پوشیدہ ہے جوتمام پچھلی قوموں کے لیے بھی فرض کی گئی تھی۔اوراب بھی اسی طرح فرض کی گئی ہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

ارشادربانی ہے۔

(شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن ھدی الناس وبینات من الھدی ولفرقان، فمن شھد منکم الشھر فلیصمه.) (البقرہ:183)

ترجمہ:۔ ماہ رمضان ہے۔جسمیں قرآن مجید بھیجا گیا ہے۔جسکا ایک وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لیے (ذریعہ) ہدایت ہے۔اورواضح الدالالت ہے منجملہ ان کتب کے جوکہ (ذریعہ) ہدایت بھی ہیں اور / حق وباطل ) میں فیصلہ کرنے والی بھی ہیں۔سو جوشخص اس ماہ میں موجود ہو۔اسکوضرور اس ماہ میں روزہ رکھنا چاہیے۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

ارشادنبویؐ ہے۔

کل عمل ابن آدم بضاعف الحسنة بعشر امثالھا ابی سبع مائة ضعف

قال اللہ تعالیٰ!

(اِلاالصوم فِانه لی و انا اُجزی به)(مسلم)

ترجمہ:۔ آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب اللہ تعالیٰ کے یہاں دس گنا سے لے کر سات سوگنا تک ہوجاتا ہے۔مگر روزے کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔

اللہ نے فرمایا ہے۔

روزہ تو خاص میرے لیے ہے اس لیے اسکا ثواب میں اپنی مرضی سے جتنا چاہے دوں گا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

(من فطرفیه صائما کان مغفرة لذنوبهِ و عتق رقبتهِ من النّار و کان لهُ مثل اجره من شیئاً غیر ان ینتقص من اجرهِ شیتا.)(سنن ابن ماجه . ترمذی)

ترجمہ:۔ جوشخص رمضان میں کسی روزے دار کوروزہ افطار کروائے گا۔وہ اپنے گناہ معاف کرالے گا۔اورخود کو دوزخ کی آگ سے بچا لے گا۔اوراسے روزہ دار جتنا ہی ثواب ملے گا۔جبکہ روزہ دار کے اپنے ثواب میں کمی واقع نہ ہوگی۔

**معاشی اثرات وثمرات:۔**

**روحانی قوت:۔** روزے سے انسان کی روحانی قوت تیز تر ہوجاتی ہے۔اس لیے رمضان کو دلوں کی روشن کرنے والا مہینہ بھی کہا جاتا ہے۔

**برائی سے بچنا:۔** روزہ صرف کھانے پینے اورنفسانی خواہشات ترک کرنے کا نام نہیں بلکہ ہرطرح کی چھوٹی بُرائی سے بچنے کا نام ہے۔

**ضبط نفس:۔** ضبط نفس روزے کی اساس ہے۔

**قولی وعملی عبادت:۔** روزے سے قولی وعملی دونوں طرح کی عبادت ہوتی ہے۔

**صبر کا مادہ:۔** روزہ رکھنے سے ایمان پختہ ہوتا ہے۔اوردن بھر کچھ نہ کھانے پینے اوراللہ کی جانب لولگانے سے صبر کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔اورمشکلات کے حل کے لیے حوصلہ ملتا ہے۔

**ایثار کوفروغ:۔** کم غذا پرقناعت کی عادت سے آپس میں ایثار کوفروغ ملتا ہے۔

**صحت مند معاشرے کی تشکیل:۔** بھوک پیاس جسم کے کثیف مادے ختم ہوجاتے ہیں۔لبی تشخیص کے مطابق صحت کی بہتری کے لیے ہفتے میں ایک دن کچھ نہیں کھانا چاہیے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اورتھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۔اسسے ذہنی صحت بھی اچھی رہتی ہے۔صحت مند معاشرے کی تشکیل اور قومی ترقی میں روزے کا بڑا دخل ہے۔

**باہمی مساوات واتحاد**:۔ ایک ہی وقت میں پوری ملت اسلامیہ کا ایک ہی عبادت مشغول ہوجانا، باہمی مساوات واتحاد کا باعث ہے۔رمضان کو مساوات اور غم گساری کا مہینہ بھی کہا جاتا ہے۔ایمان اور اخلاص کے ساتھ رکھے گئے روزوں سے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔خواہشات نفس پر قابو پا کر ایک شخص برائی سے نفرت کرنے لگتا ہے۔اور نیکی کی طرف راغب ہوتا ہے۔ضبط نفس کی یہ کیفیت اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک بے حد پسندیدہ ہے۔

**سوال نمبر 7- قرآنی آیات مع ترجمہ خوش خط تحریر کریں۔** **(10+10=20)**

-1 وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُوَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ

ج واب۔ اور جو شخص گناہ کرتا ہے وہی اس کا ذمہ دار ہے اور وہ خود اس کا جواب دے ہے۔

-2 اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُبِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

ترجمہ اللہ حکم دیتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابتداروں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکیس ے اور تم کو سمجھا تا ہے تا کہ تم یاد رکھو۔

کاشان اکیڈمی

**سوال نمبر 8- حدیث اور سنت میں کیا فرق ہے؟ حدیث کی دینی حیثیت پر روشنی ڈالیں۔** **(10)**

جواب: **حدیث اور سنت میں فرق:** حدیث وسنت میں آجکل کوئی فرق نہیں کیا جاتا جس طرح حدیث سے حضورﷺ کا قول،فعل اور تقریر مراد لی جاتی ہے اسی طرح سنت سے بھی یہی تین چیزیں مراد لی جاتی ہیں البتہ پہلے یہ فرق کیا جاتا تھا کہ آنحضرتﷺ کی بات کو حدیث اور آپﷺ کے کام کو سنت کہا جاتا تھا مثلا اگر ہم یہ کہیں کہ حضورﷺ نے ہمیشہ فجر کے فرضوں سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی ہے تو اس کا تعلق آپﷺ کے عمل سے ہے اس لئے سنت کہلائے گی اور ہم کہیں کہ آپﷺ نے فجر کے فرضوں سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے کی تاکید کی تو اسکا تعلق آپﷺ کے قول سے ہے.اس لئے اسے حدیث کہیں گے لیکن اب حدیث کو سنت اور سنت کو حدیث کہہ دیتے ہیں اور اس میں زیادہ فرق نہیں کیا جاتا۔

0334-5504551

Download Free Assignments from

**حدیث کی دینی حیثیت:** قرآن حکیم الفاظ کی صورت میں نازل ہوا.اس میں بہت سے احکامات ایسے ہیں.جو مجمل ہیں اور ان کی تفصیل وتشریح قرآن حکیم میں نہیں ہے مثلاسینکڑوں پر نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا مگر قرآن میں کہیں بھی نماز پڑھنے کا طریقہ نماز کی رکعات اور اوقات وغیرہ کے بارے میں واضح طور پر نہیں بتایا گیا اللہ تعالی نے قرآن کے زریعے مجمل احکام یا اصول بیان کر کے اور اپنی پسند اور ناپسند کا اظہار کر کے یہ کام رسول اکرمﷺ کے سپرد کر دیا کہ آپﷺ نہ صرف لفظی طور پر ان احکام کی تفصیلات لوگوں کو بتائیں بلکہ انکے مطابق عمل بھی کر کے دکھائیں قرآن حکیم نے صاف طور پر بتایا ہے کہ یہ کام رسولﷺ کے سپرد کیا گیا ہے

Solvedassignmentsaiou.com

ارشاد ربانی ہے وانزلنا اليك الزكر لتبين للناس ما نزل اليهم

اور ہم نے آپﷺ کی طرف ذکر (قرآن) اتارا، تا کہ جو کچھ اتارا گیا اسے آپﷺ لوگوں کے سامنے تفصیل سے بیان کریں

اسی بات کو ہم ایک مثال سمجھتے ہیں ''فرض کیجئے ایک سفیر کسی سربراہ حکومت کی طرف سے دوسرے سربراہ حکومت کے پاس ایک خط لے کر جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ خط میں زیادہ تفصیلات درج نہیں ہوں گی لیکن جس مسئلے کے لئے سفیر بھیجا جاتا ہے،اس مسئلے پر جب گفتگو ہوگی تو سفیر کا بیان کیا ہوا ایک ایک لفظ بھیجنے والے سربراہ حکومت کا ہی سمجھا جائے گا'' قرآن حکیم میں کئی بار مراحت کے ساتھ یہ حکم دیا گیا ہے کہ رسولﷺ اللہ کا کہا مانو، آپﷺ کی اطاعت کرو آپﷺ کی اطاعت اور پیروی کی اہمیت مختلف انداز سے واضح کی گئی ہے جیسے ا۔آپﷺ کی ذات مبارک ہر مسلمان کے لئے نمونہ ہے

لقد كا ن لكم فى رسول الله اسوه حسنته لمن كا ن ير جو الله و اليوم الاخر

''تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے اس کے لئے جو امید رکھتا ہے اللہ کی اور روز قیامت کی''

۲۔آپﷺ کی اتباع ہر مومن پر فرض ہے

فا ضو بالله ورسوله النبى الامى ا لذى يومن با لله و كلمته واتبعوه

''اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی امی پر، جو یقین رکھتا ہے اللہ پر اور اس کے سب کلاموں پر اور اس کی پیروی کرو''

۳۔جو کچھ آپﷺ دیں اس کو لینا اور جس سے منع کریں اس سے باز رہنا ضروری ہے

وما الكم الرسول مخذوه وما لهكم عذه فا نتهوا

''اور جو کچھ رسول تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو''

۴۔اللہ سے محبت کے لئے آپﷺ کی پیروی ضروری ہے

قل ان كنتم تحبون الله فا تبعولى

''کہہ دیجئے !اگر تم اللہ تعالی سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو''

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اے ایس سی ،ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے پی ایچ ڈی تک تمام کلاسز کی داخلوں سے ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاوٴن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۵۔جب آپ ﷺ کسی معاملے کا فیصلہ فرمادیں تو اس فیصلے کو نہ ماننے بلکہ اس پر دل میں تنگی محسوس کرنے سے بھی ایمان ختم ہو جاتا ہے

**فلا وربك لا يومنون حتى يحكمو ك فيما شجر بينهم تم لا يجدو امى ا نفسهم فر جا مما و يسلمو تسليما**

''تمہارے رب کی قسم جب تک یہ لوگ اپنے جھگڑوں میں آپ ﷺ کو منصف نہ بنالیں اور جو فیصلہ آپ ﷺ کر دیں اس میں دل تنگی محسوس نہ کریں بلکہ خوشی سے مان لیں،اس وقت مومن نہیں ہو سکتے ٦۔آپ ﷺ کی اطاعت درحقیقت اللہ کی اطاعت ہے **ما ارسلنامن رسول الا ليطا ع يا زن الله**

''ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس مقصد کے لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے'' **من يطع ا لرسول فقد ا طا ع الله** ''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی''مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی رسول اکرم ﷺ کی غیر مشروط اطاعت کرے.آپ ﷺ جس چیز کو جائز قرار دیں اسے جائز سمجھے، جسے حرام قرار دیں اسے حرام سمجھے.جو کام کرنے کا حکم دے وہ کرے اور جن کام سے روکے ان سے باز رہے گو یا اللہ تعالی نے حضور ﷺ کو صاف اور صریح الفاظ میں شارع یعنی قانون ساز بنایا ہے.

**سوال نمبر9- فضائل اخلاق سے کیا مراد ہے؟عفوودرگزر پر سیرت طیبہ کی روشنی میں عمل کی ترغیب کس کس انداز میں دی گئی ہے؟ (15)**

**جواب:- فضائل اخلاق:-** بچہ جب چلنا شروع کرتا ہے تو ایک دو قدم چل کر گر جاتا ہے،اٹھ کر پھر چلنے لگتا ہے اور پھر گرتا ہے اپنی مشق جاری رکھتا ہے۔یہاں تک کہ اسے چلنے کی اتنی مہارت ہو جاتی ہے کہ جب چاہتا ہے اٹھ کر چل پڑتا ہے۔یہ مہارت کسی کام کو بار بار کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور اسے ہم عادت کہتے ہیں، کچھ عادتیں پختہ نہیں ہوتیں اور انہیں آسانی سے چھوڑا جاسکتا ہے،کچھ عادتیں اتنی پختہ ہو جاتی ہیں کی آدمی کی شخصیت کا حصہ بن جاتی ہیں۔ان پختہ عادات کو ہم''خلق'' کہتے ہیں اور اس کی جمع''اخلاق'' ہے اخلاق کی دو قسمیں ہیں۔

کاشان اکیڈمی

1۔ اچھے اخلاق : ان کو''فضائل اخلاق''یا''مکارم اخلاق'' بھی کہتے ہیں۔

0334-5504551

2۔ برے اخلاق : ان کو''رذائل اخلاق'' بھی کہتے ہیں۔

اخلاق کا تعلق انسانی زندگی کے ہر شعبے سے ہے،اخلاق صرف رحمت وشفقت اور تواضع وانکسار کا نام نہیں بلکہ اخلاق میں وہ تمام اعمال شامل ہیں جن کا تعلق انسانوں کے باہمی روابط سے ہے۔عزیز ہو یا بیگانہ،دوست ہو یا دشمن چھوٹا ہو یا بڑا،غریب ہو یا امیر،ہر ایک سے تعلق اور برتاوٴ کے لیے چھ پسندیدہ معیار ہیں جن کو ہم فضائل اخلاق کہتے ہیں۔انسانوں کے اندر اخلاق کی فطری حس ہوتی ہے۔جس کی بنا پر وہ بعض صفات کو پسند اور بعض کو ناپسند کرتا ہے،قرآن مجید میں بھی بتایا گیا ہے:

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقوٰهَا ( الشّمس :8) ترجمہ''اللہ نے نفس انسانی کو برائی اور بھلائی کی تمیز الہامی طور پر عطا کر رکھی ہے''۔

ایک اور جگہ پر حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ترجمہ:''تم میں سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں''۔

اسی لیے اسلام نے بہترین معاشرہ تشکیل دینے کے لیے اخلاقیات کا درس دیا ہے۔حضور اکرم محمد ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد حسن اخلاق کی تکمیل قرار دیا ہے۔

((بُعِثتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الاَخلَاقِ)) ترجمہ'' میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لیے نبی بنایا گیا ہوں''۔

کسی بھی معاشرے کو خوش حال اور پرسکون بنانے کے لیے اخلاقیات کو بنیادی حیثیت حاصل ہے،اور حضور اکرم ﷺ نے اچھے اخلاق کو کامل ایمان کی نشانی قرار دیا ہے:

ترجمہ:''مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے''۔

**عفوودرگزر:** عفو کا مفہوم دوسروں کی غلطیوں،زیادتیوں پر درگزر کرنا اور ان کو مہربان ہو کر معاف کر دینا ہے۔قرآن کریم میں عفوودرگزر کی تعلیم دی گئی ہے کہ خداوند کریم خالق کائنات ہونے کے باوجود اپنے گناہ گار اور خطا کار بندوں کو معاف فرماتا ہے۔تو بندوں کو بھی چاہیے کہ وہ بھی دوسروں کی خطائیں معاف کریں

''و اليعفو و اليصفعوا الا تعبون ان يغفرالله لكم والله غفورر حيم''(النور:23)

''ان کو چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ خدا تم کو بخش دے؟اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے''

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کبھی آپؐ نے کسی سے اپنے ذاتی معاملے میں اختیار کے باوجود انتقام نہیں لیا۔سوائے اس کے کہ وہ شرعاً یا قانوناً کسی جرم کی سزا پائے حضرت انسؓ نے کہتے ہیں۔کہ حضور اکرمؐ قصاص کے مقدمات میں بھی حتی الامکان مقتول کے ورثاء کو عفوودرگزر کا مشورہ دیا کرتے تھے۔کہ بالکل معاف کر دیں یا دیت (خون بہار) لے کر چھوڑ دیں۔

ابوسفیان کا غزوہٴ بدر سے فتح مکہ تک تمام لڑائیوں میں ہاتھ تھا۔اور ان کی وجہ سے مسلمانوں کو خاصا نقصان برداشت کرنا پڑا تھا۔لیکن فتح مکہ کے موقع پر جب انہیں آپؐ کی خدمت میں گرفتار کر کے لا گیا تو آپؐ نے نہ صرف ان کے گھر کو امن وامن عطا فرمائی بلکہ یہ بھی فرمایا کہ: جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائیگا اس کا قصور معاف ہوگا۔عفو درگزر کیا ایسی مثال دنیا میں کسی فاتح نہ کی ہوگی۔

آپؐ نے اپنے چچا حضرت حمزہؓ کے قاتل وحشی کو بھی معاف کر دیا اور صرف اس قدر فرمایا کہ:''میرے سامنے نہ آیا کرنا کہ تم کو دیکھ مجھے چچا کی یاد آتی ہے''

''ہندہ ابوسفیان کی بیوی تھی۔اور جس نے حضرت حمزہؓ کا سینہ چاک کیا اور دل وجگر کے ٹکڑے کئے وہ جب فتح مکہ کے موقع پر سامنے آئی تو آپؐ نے اس واقعے کا ذکر تک نہ کیا۔ہندہ آپؐ کے عفو درگزر سے متاثر ہو کر بے اختیار بول اٹھی:

آج سے پہلے مجھے آپؐ کے خیمے سے زیادہ نفرت کسی سے نہیں تھی اور آج آپؐ کے خیمے سے زیادہ محبوب میری نگاہ میں کوئی دوسرا نہیں۔آپؐ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کے دشمنوں سے فرمایا: ''ولا تثریب علیکم الیو مطا نتم الطلقاء'' ''ذکر آج کچھ الزام نہیں تم آزاد ہو''

**سوال نمبر 10 حدیث کی حفاظت کس طرح کی گئی؟ تدوین حدیث کے ادوار پر وضاحت سے تحریر کریں۔** **(15)**

**جواب: حدیث کی حفاظت:۔** جسطرح اللہ کی اطاعت ضروری ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بھی ضروری ہے اطاعت اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب یہ معلوم ہو کہ اللہ اور اسکے رسول کیا چاہتے ہیں اور کیا نہیں چاہتے؟

اللہ کی مرضی قرآن سے معلوم ہوتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی مرضی احادیث سے۔قرآن حکیم کس طرح محفوظ اور مدون ہوا اسمیں صحابہ کی محنت و لگن شامل تھی۔حدیث کسطرح مدون ہوئی اور کیسے ہم تک پہنچی اسمیں بھی محنت اور کوشش کا دخل ہے۔

**کتابت حدیث کا آغاز:۔** ظہور اسلام کے وقت عربوں میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا۔لوگ زیادہ تر اپنے حافظوں پر اعتماد کرتے تھے۔عربوں کے حافظے بہت مشہور تھے انہیں لمبے لمبے قصیدے اور خطبے ایک ایک بار سنکر یاد ہو جاتے تھے۔لیکن نزول قرآن کے ساتھ ہی آنحضرت ﷺ نے اسکی کتابت کیطرف توجہ فرمائی۔بعد میں غزوہ بدر کے قیدیوں کے ذریعے مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کا اہتمام فرمایا۔اسطرح آپؐ کی ذاتی توجہ کے باعث تھوڑے عرصے میں ایسے لوگوں کی خاصی تعداد ہو گئی۔جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔

آغاز وحی میں آپ نے احادیث لکھنے سے منع فرما دیا تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپؐ کی گفتگو اور قرآن کی آیات ایک ہی ورق پر لکھی لی جائیں اور آپس میں خلط ملط ہو جائیں آپؐ کا ارشاد ہے۔

''میری باتیں نہ لکھا کرو،جسنے قرآن کے علاوہ کوئی اور چیز لکھی ہو،وہ مٹادے،میری احادیث بے شک لوگوں تک پہنچاؤ،جسے جان بوجھ کر مری طرف غلط بات منسوب کی اسنے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالیا''

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

لیکن جب قرآن کا خاصا حصہ نازل ہو گیا اور بہت سے صحابہ نے اسے حفظ کر لیا اور یہ خطرہ نہ رہا کہ قرآن اور حدیث آپس میں خلط ہو جائیں گے تو آپ نے احادیث لکھنے کی اجازت دے دی اور فرمایا

''علم کو لکھ کر محفوظ کر لیا کرو''

**عہد نبوی میں کتابت حدیث:** نبی اکرم ﷺ نے بذات خود کئی چیزیں لکھوائیں ہجرت مدینہ کے فوراً بعد آپؐ نے مدینہ کے مختلف قبائل کے درمیان ایک معاہدہ کرایا جو میثاق مدینہ کے نام سے مشہور ہے 47 دفعات پر مشتمل یہ دستاویز دنیا کا پہلا تحریری دستور ہے حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں اور مشرکین میں جو معاہدہ ہوا وہ بھی تحریری شکل میں تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص باقاعدہ آپؐ کے سامنے بیٹھ کر آپؐ کی اجازت سے آپؐ کے اقوال قلم بند کرتے تھے۔انکے علاوہ کئی صحابہ نے احادیث نبوی پر مشتمل صحیفے تیار کیے۔حضرت علیؓ کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں قصاص اور دیت وغیرہ کے احکام تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آپ کی حدیث اور سنت سے متعلق بہت سا مواد تختیوں پر تحریر کیا تھا۔ان کے علاوہ مختلف قبائل کو تحریری ہدایات خطوط کے جوابات،مدینہ کی مردم شماری کے کاغذات مختلف بادشاہوں اور فرمارواؤں کے نام دعوت اسلام کے خطوط،معاہدے اور امان نامے اور اس قسم کی بہت سی متفرق تحریریں تھیں جو آپ نے لکھوائیں۔

حجتہ الوداع کے موقع پر آپ نے جو خطبہ دیا تھا یمن کے ایک شخص ابو شاہ کی درخواست پر آپؐ نے لکھ کر اسے دینے کی اجازت دی تھی۔عہد رسالت سے ہی احادیث کی کتابت شروع ہوئی تھی البتہ یہ سلسلہ ذاتی اور انفرادی سطح پر تھا اسلیئے سرکاری سرپرستی حاصل نہیں تھی۔

**تدوین حدیث کا دوسرا دور:۔** اگرچہ پہلی صدی ہجری میں ہی حدیث کی کتابت شروع ہو گئی تھی۔لیکن عربوں کی قدیم روایات کا یہ اثر ابھی تک باقی تھا کہ وہ حافظے بہت زیادہ اعتماد کرتے تھے اور ہر چیز کو زبانی یاد کرنے اور یاد رکھنے کو ترجیح دیتے تھے۔اگر وہ کچھ لکھتے بھی تو صرف اسلیئے تاکہ اسے صحیح یاد کر سکیں۔مسجد نبوی میں ہر وقت کئی ایسے صحابہ موجود رہتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی احادیث ازبر کرتے اور انہیں دہراتے رہتے تھے اس دور میں حدیث کی کوئی ایک جامع کتاب تیار کرنا ممکن بھی نہیں تھا۔ کیونکہ کوئی ایک آدمی ایسا نہیں تھا۔جو تیئس سال کے پورے عرصے میں ہر وقت آپ کے ساتھ رہا ہو۔اور آپکی ہر بات اور ہر کام ازبر ہو۔آپؐ کی حیات طیبہ کے واقعات، آپؐ کے ارشادات اور احکامات آپؐ کے ہزاروں صحابہ میں بکھرے ہوئے ہیں کسی کو کوئی بات یاد تھی اور کسی کو کوئی دوسری اس تمام علم کو یکجا کرنے کی ایک ہی صورت تھی کہ تمام صحابہ سے حاصل ہونے والی معلومات یکجا کر دی جائیں۔

جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظ کے شہید ہو جانے کی وجہ سے حضرت عمرؓ کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ قرآن کے حفاظ کی تعداد کم رہ جائے اور قرآن کا کوئی حصہ ضائع ہو جائے چنانچہ انہیں نے قرآن کی تجویز پیش کی جس پر عمل ہوا اور قرآن مدون ہو گیا۔ٹھیک اسی طرح ۹۹ ہجری میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے دیکھا کی صحابہ دنیا سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں آپ کو اندیشہ ہوا کہ انکے اٹھ جانے سے کہیں علم حدیث نہ اُٹھ جائے چنانچہ آپ نے اسلامی حکومت کے تمام صوبوں میں یہ حکم بھیجا'' جہاں بھی رسول اللہ کی حدیث پاؤ اسے لکھ لو،کیونکہ مجھے اہل علم اور علم کے اٹھ جانے کا خطرہ ہے''

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک،ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی،پی ایچ ڈی،الغرض ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جمع حدیث کی جو طرح ڈالی وہ مستقل طرز عمل اختیار کر گئی۔اور دوسری صدی ہجری میں اسے اتنی ترقی ملی کہ احادیث کے علاوہ صحابہ اور اہل بیت کے اوال، تابعین کے فتوے اور اقوال بھی مدون ہونے لگے۔علماء اسلام نے حدیث کو مستقل کتابوں میں جمع کرنا اور مختلف عنوانات اور ابواب کے تحت مرتب کرنا شروع کیا احادیث کو موضوعات اور ابواب کے تحت ترتیب دینے کا کام پہلے امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ نے کیا۔

امام ابوحنیفہؒ نے کتاب الاثار اور امام مالکؒ نے الموطا مرتب کی اسکے علاوہ اس عہد میں امام سفیان ثوری نے جامع کے نام سے حدیث کی ایک سند کتاب مدون کی۔

**تدوین حدیث کا تیسرا دور:**۔تابعین کے بعد آنے والی نسلوں کے لیئے حدیث کی زیادہ جامع کتابیں مرتب کرنا نسبتاً آسان ہو گیا۔کیونکہ ایک آدمی کئی اساتذہ سے سنکر جمع کر لیتا اور اسطرح اسکے پاس متعدد لوگوں کا علم جمع ہو جاتا۔

تیسری صدی ہجری میں محدثین نے علم حدیث کی طلب میں دنیا کا گوشہ گوشہ چھان مارا اور جہاں سے کوئی حدیث ملی اسے لکھ لیا۔پھر مستند اور غیر مستند احادیث کو الگ الگ کرنے کے لیئے جرح وتعدیل کے اصول مقرر کیے اور ایک مستقل علم اسماء الرجال کی بنیاد رکھی۔اس عہد میں حدیث کی وہ چھ مستند اور صحیح کتابیں مدون ہوئیں جن کو صحاح ستہ کہتے ہیں وہ چھ کتابیں یہ ہیں۔

**صحاح ستہ**

۱۔ الجامع الصحیح (صحیح بخاری) ۲۔ صحیح مسلم ۳۔ جامع الترمذی ۴۔ سنن ابی داؤد ۵۔ سنن نسائی ۶۔ سنن ابن ماجہ

**سوال نمبر 11- رحمت کا کیا مفہوم ہے؟"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں" وضاحت سے تحریر کریں۔** **(15)**

جواب:۔**رحمت کا مفہوم:** کسی بھی حاجت مند کو دیکھ کر دل میں مدد کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔اس جذبے میں اس شخص کے ساتھ ہمدردی، محبت اور شفقت بھی ہوتی ہے۔اور اسکی مشکل دور کرنے کی خواہش بھی۔اسی کا نام رحم یا رحمت ہے۔

**رحمت کے اصطلاحی معنی:** جب ہم کسی بھوکے انسان کو دیکھتے ہیں تو ہمارے دل میں خود بخود یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس کو کھانا کھلائیں اور لباس پہنا سکیں۔اسی طرح کسی بھی حاجت مند کو دیکھ کر ہمارے دل میں اس کی مدد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔اس جذبے میں اس شخص کے ساتھ ہمدردی، محبت اور شفقت بھی ہوتی ہے اور اس کی مشکل دور کرنے کی خواہش بھی۔اسی کا نام رحم یا رحمت ہے۔تقریباً ہر آدمی میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے لیکن بالعموم یہ جذبات محدود ہوتے ہیں مثلاً ایک ماں اپنے بچے کے لیے جتنی رحم دل ہوتی ہے۔دوسرے بچوں کے لیے اتنی نہیں ہوسکتی۔ہمیں اپنے قریبی عزیزوں کی تکلیفیں دیکھ کر جتنا ترس آتا ہے، دوسرے لوگوں کو دیکھ کر اتنا نہیں آتا یا ہم انسانوں کے لیے جتنے رحمدل ہوتے ہیں، حیوانوں کے لیے اتنے نہیں ہوسکتے۔اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے اندر رحم کا جذبہ محدود ہے۔

**تمام جہانوں کے لیے رحمت:**۔ دنیا میں ایک ہستی ایسی بھی آئی جس کے رحم کے جذبات غیر محدود تھے۔وہ اپنوں کے لیے بھی سراپا رحمت تھے اور غیروں کے لیے بھی۔انسانوں کے لیے بھی رحیم تھے اور حیوانوں کے لیے بھی۔وہ ہستی حضرت محمد ﷺ کی تھی۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی صفت "ربّ العالمین" بیان فرمائی ہے اور اپنے محمد ﷺ کی صفت "رحمتہ اللعالمین" بیان فرمائی ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح خداوند تعالیٰ کی ربوبیت عام ہے اسی طرح اس کے نبی ﷺ کی رحمت اور کریم بھی سب کے لیے ہے۔خداوند کریم نے محمد ﷺ کو سراپا رحمت اور شفقت بنا کر بھیجا۔

وَمَآ اَرسَلنٰکَ اِلَّا رَحمَۃً لِّلعٰلَمِین (الانبیاء:107) ترجمہ" ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت ونبوّت اور اس دنیا میں آمد ہی دراصل اس دنیا اور دنیا والوں کے لیے رحمت کا باعث ہے۔آپ ﷺ کی رحمت اور شفقت ہر خاص وعام کے لیے یکساں تھی جس سے نہ صرف انسان بلکہ چرند پرند، حیوانات اور نباتات بھی بہرہ ور ہوئے۔یہ آپ ﷺ کی رحمت وشفقت ہی کا فیض تھا کہ غلام آپ ﷺ کو اپنا محسن سمجھتے، یتیم آپ ﷺ کو اپنا سہارا سمجھتے، غریبوں کو اعتماد ہوتا کہ آپ ﷺ انہیں سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔دردمند اپنی مُدّعا آپ ﷺ سے ہی پاتے تھے۔قرآن کریم میں ارشاد ہے:

ترجمہ:"(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے (اور) مہربان ہیں"۔

آپ ﷺ رحمت اللعالمین ہیں اور یہ اعجاز، یہ برتری آپ ﷺ ہی کو حاصل ہے کہ اس جاہلیت کے دور کو یکسر بدل دیا جب کہ انسانوں میں اونچ نیچ کا اس قدر امتیاز تھا کہ کچھ لوگوں کو خدائی کا درجہ حاصل تھا اور کچھ دوسرے انسان حیوانوں سے بھی کم تر سمجھے جاتے۔آپ ﷺ نے انسانی برادری میں تفریق ختم کی اور مساوات قائم کردی۔آپ ﷺ نے حضرت بلال حبشیؓ اور دیگر غلاموں کی عزت اس قدر بڑھائی کہ انہیں حکمرانوں اور سربراہوں کے مساوی درجہ عطا فرمایا۔

رحمت خداوندی وسیع سمندر کی مانند ہے جس سے امیر غریب، چھوٹے بڑے، آقا وغلام یکساں فیض پاتے ہیں۔رحمت خداوندی آنحضور ﷺ کی صورت میں دنیا میں نازل ہوئی جس سے ہدایت کے پیاسے انسان سیراب ہوئے۔اسی وجہ سے آپ ﷺ کو تمام عالم انسانیت کے لیے نمونہ ہدایت وعمل قرار دیا جاتا ہے۔

ایک جگہ ارشاد ہوا: ترجمہ: "پس اللہ کی رحمت کے سبب آپ ﷺ ان کے لیے رحمدل ہوئے اگر آپ ﷺ بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ آپ ﷺ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے"۔

نبی کریم ﷺ نے دعا کی تھی کہ اے خدا اگر میں کسی کو انسان ہونے کے سبب بدُعا بھی دے بیٹھوں تو میری اس بدُعا کو بھی اس کے حق میں رحمت وبرکت، گناہوں سے پاک کی

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی ، ایف اے اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اور اپنے قرب کا باعث بنا دینا۔

**سوال نمبر 12- رذائل اخلاق کسے کہتے ہیں؟ غیبت اور تہمت کا فرق بتاتے ہوئے منافقت پر بھی روشنی ڈالیں۔(10)**

**جواب: رذائل اخلاق:** رذائل اخلاق کا مطلب برے اخلاق ہے جس طرح اچھے اخلاق کی طویل فہرست ہے اسی طرح برے اخلاق بھی بہت سے ہیں. لیکن ان میں جو بہت زیادہ برے اور ہمارے اخلاقی اور معاشرتی زندگی کے لئے بہت بقصان دہ ہیں. بڑے بڑے رذائل اخلاق درج زیل ہیں

1۔ جھوٹ بولنا 2۔ غیبت 3۔ منافقت 4۔ تکبر 5۔ حسد

1.**جھوٹ:** رذائل اخلاق میں جھوٹ بولنا سب سے بری عادت ہے جھوٹ کو عربی میں ''کذب'' کہتے ہیں جس طرح صدق کئی اچھائیوں کو جنم دیتی ہے. اسی طرح اسکا الٹ کذب کئی برائیوں میں اضافہ کرتا ہے.

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف اور جھوٹ بولتے بولتے آدمی خدا کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے''

جھوٹے کے لئے قرآن حکیم میں سخت وعید آئی ہے

ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکذبین ''اس پر اللہ کی لعنت ہوا گر وہ جھوٹوں میں سے ہو''

ایک اور جگہ ارشاد ہے ان اللہ لا یھدی من ھو کذب کفار

''اللہ تعالی جھوٹے، ناشکرے، احسان فراموش کو راہ نہیں دکھاتا''

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اسکے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے

حضور ﷺ نے فرمایا:

''سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تمہاری بات کو سچ سمجھے، حالانکہ تم نے جو بات اس سے کہی ہے، وہ جھوٹی تھی''

**۲۔غیبت:**۔ غیبت سے مراد کسی دوسرے کی غیر موجودگی میں اس کے متعلق ایسی بات کہہ دینا جو اگر اس کے سامنے کی جائے تو اسے تکلیف پہنچے۔

قرآن حکیم میں غیبت کی سخت مذمت کی گئی ہے:

ترجمہ اور ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے بُرا نہ کہو، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے حالانکہ تم اس سے نفرت کرتے ہو''۔

**تہمت:**۔ایسی برائی جو اس میں موجود نہ ہو تو یہ تہمت یا بہتان ہے۔یعنی کسی بھی محفل میں یہ کہا جائے کہ فلاں شخص نے غلط حرکت کی ہے تو یہ بات اگر صحیح نہ ہو تو یہ تہمت یا بہتان کہلاتا ہے۔

**۳۔منافقت:**۔ نفاق یا منافقت کا مطلب ہے بھلائی ظاہر کرنا اور برائی کو پوشیدہ رکھنا۔نفاق کی دو قسمیں ہیں۔

**(1) نفاق اعتقادی:**۔ نفاق اعتقادی سے مراد ہے کہ کوئی شخص کافر عقیدہ کا ہو لیکن وہ اپنی زبان سے ایمان کا دعویٰ کرے اور اسلام کی باتیں کرے۔اعتقادی نفاق کے بارے میں قرآن مجید میں بڑے واضح انداز میں فرمایا گیا:

ترجمہ: ''اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے ) کہتے ہیں کہ تمہارے ساتھ ہیں اور (مسلمانوں سے ) تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں''۔

ایسے اعتقادی منافقین کے انجام کے بارے میں خداوند کریم نے فرمایا:

ترجمہ: ''کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے، اور تم اُن کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے''۔

**(2) نفاق عملی:**۔ نفاق عملی سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کے اپنے قول و فعل میں تضاد ہو یعنی وہ جو کہے اس پر عمل نہ کرے، چاہے وہ شخص مسلمان ہی ہو اور اپنے عقیدے کے مطابق عمل نہ کرے۔حضور اکرم ﷺ نے منافق کی جو تین نشانیاں بتائی ہیں وہ عملی نفاق سے ہی متعلق ہیں۔

ا۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ۲۔ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔

۳۔ اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم قیامت کے دن بدترین اس شخص کو پاؤ گے جو دنیا میں دوُرخا تھا، کچھ لوگوں کے ساتھ ایک چہرے سے ملتا اور دوسروں کے ساتھ اس کا چہرہ بدلا ہوا ہوتا''۔

**سوال نمبر 13- ذکر کی کیا فضیلت واہمیت ہے؟ قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کریں۔ (15)**

**جواب: ذکر:** ذکر کے لغوی معنی ہیں ''یاد کرنا''

**اصطلاح:** میں ذکر کے وسیع معنی اسطرح ہیں کہ یاد الٰہی میں مصروف رہنا یعنی زبان اور دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اسکی تعریف اور پاکی بیان کرنا ذکر کہلاتا ہے

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

صرف زبان سے اللہ کو یاد کر لینا اور دل کو اور باتوں کیطرف مشغول رکھنے سے ذکر کا حق ادا نہیں ہوتا۔

**ذکر کی فضیلت واہمیت:**

قرآن کریم میں ہے: (طٰہٰ:۱۴)

**''میری یاد کے لیئے نماز پڑھا کرو''**

یعنی ہمیں اس بات کا اشارہ دیا گیا کہ ہم خداوندکریم کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہیں۔تو دل و زبان دونوں سے خداوندکریم کی تسبیح وتمہید میں مصروف رہیں۔اسکا بہترین انداز ہے جو کہ پانچ وقت ادا کرنا فرض ہے۔جس سے سکون حاصل ہوتا ہے۔

قرآن حکیم میں ہے: (الرعد:۲۸)

**''سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں''۔**

قرآن حکیم میں ہے: (الاحزاب:۴۲)

**''اے اہل ایمان خدا کا بہت ذکر کیا کرو''۔**

**حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:** کہ نبی اکرمؐ رات کا بیشتر حصہ عبادت الہیٰ میں مصروف رہتے تھے۔رات کو آپؐ ذوق وشوق سے نماز پڑھتے تھے۔اسکی تفصیل اس انداز میں بیان فرماتی ہیں کہ:

''آپؐ کبھی کبھی تو ساری رات نماز میں کھڑے رہتے اور قرآن کی سب سے بڑی سورتیں،سورۃ البقرہ،سورۃ آل عمران،سورۃ نساء تلاوت فرماتے،یہاں تک کہ پائے مبارک پہ ورم آجاتے''۔

**حضرت حزیفہؓ کہتے ہیں کہ:** ایک رات مجھ کو آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا آپؐ نے سورۃ البقرہ شروع کی میں سمجھا کہ سو آیتیں پڑھیں گے آپؐ مزید پڑھتے گئے تو خیال کیا کہ پوری سورت تلاوت فرمائیں گے لیکن آپؐ جب آپؐ نے سورۃ البقرہ ختم کی تو سورۃ انساء شروع کی اسکے بعد سورۃ آل عمران شروع کی یہ تینوں سورتیں مل کر سوا پانچ پاروں کی ہیں۔آپؐ بہت اطمینان،سکون اور ٹھہر ٹھہر کر قرات کر رہے تھے۔اسکے بعد رکوع کیا اور بہت طویل کیا۔پھر اتنی دیر کھڑے ہوئے۔پھر سجدہ کیا اور سجدہ میں بہت دیر تسبیح پڑھتے رہے''

آپؐ سخت سے سخت موقعوں پر بھی کبھی لمحہ بھر کے لیئے بھی یاد الہیٰ سے غافل نہیں ہوئے تمام بڑے بڑے معرکوں یعنی غزوہ بدر،احد،خندق،خیبر،تبوک وغیرہ میں آپؐ کی یہ کیفیت ہوتی کہ اطمینان قلب کے ساتھ دعاء اور ذکر الہیٰ میں مصروف ہوتے جنگوں میں ذکر الہیٰ کی تلقین یوں فرمائی گئی۔

قرآن حکیم میں ہے: (الانفال:۴۵): ''مومنو! جب (کفار کی) کیس جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تا کہ مدد حاصل کرو'' بعض فقراء صحابہ نے ایک بار آپؐ سے یہ شکایت کی کہ اہل ثروت اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ہم سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ہمارے پاس کچھ نہیں ہوتا کہ ہم اللہ کی راہ میں خرچ کر سکیں۔

**حضورؐ نے فرمایا:** کیا میںؐ تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں کہ تم ان سے آگے بڑھ جاؤ اور تم سے کوئی افضل و برتر نہ رہے۔سوائے ان مومن کے جو تمہاری طرح عمل کرے۔

آپؐ نے فرمایا کہ: ''ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ،۳۳ مرتبہ الحمداللہ،اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔

فوائدواثرات: ذکر الہیٰ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ بندہ اپنے خدا کے قریب ہو جاتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے: (البقرہ:۱۵۲): ''سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا''

خداوندکریم کا فرمان ہے:

''جب بندہ مجھے یاد کرے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں''۔

(۲) ذکر کا یہ بھی فائدہ ہوتا کہ دنیاوی تفکرات اور مسائل سے بندے کو نجات ملتی ہے۔اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام وسکون پاتے ہیں''

(۳)۔ذکر الہیٰ کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے بندہ برائیوں سے دور ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید میں نماز کے بارے میں: قرآن مجید میں نماز کے بارے میں بیان ہے کہ نماز بے حیائیوں اور برائیوں سے دور کرتی ہے۔اور نماز ذکر الہیٰ کا بہترین ذریعہ ہے۔

**سوال نمبر14-** **درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔** **(5+5=10)**

**قانونی عدل، احترام قانون**

**جواب:**

**احترام قانون:** پرامن وترقی پذیر معاشرے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے تمام افراد قانون کا احترام کرتے ہوں۔ایسی لئے اسلام نے فرد اور معاشرے کی اصلاح اور تربیت دو انداز میں کی ہے۔

کاشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک،ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقیں اور امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس،پروپوزل،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ایک انداز ہ یہ ہے کہ افراد معاشرہ کو دعوت و تبلیغ کے ذریعے سے خوف خدا دلایا جائے اور فکر آخرت کی جانب متوجہ کیا جائے۔ پھر آخرت میں ملنے والے بے حد و حساب اجر و ثواب کا یقین دلا کر نیکی کی تلقین و ترغیب دلائی جائے۔اور عذاب آخرت کا خوف دلا کر برائیوں اور رذائل اخلاق کو دبایا اور مٹایا جائے۔

دوسرے یہ کہ معاشرے کی اصلاح اور مہذب معاشرے کے قیام کیلیئے اسلام نے قوانین بنائے ہیں۔تا کہ ملک و قوم میں نیکیوں کو پھیلایا جائے۔اور برائیوں کا سد باب کیا جاسکے چنانچہ اسلامی حدود ، جھا حں اور تعزیرات کا مقصد اور حکمت یہی ہے۔ایک پرسکون معاشرہ وجود میں آئے۔

احترام قانون کے لیئے چند حصول:

۱۔ حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ کوئی بھی قانون بناتے اور نافذ کرتے وقت پوری قوم کی فلاح و بہبود کر پیش نظر رکھے نہ کر شخص یا گروہی مفاد کو ترجیح دے۔

۲۔ وہ تمام ادارے اور افراد جو قانون نافذ کرتے اور ان پر عمل کرواتے ہیں۔انہیں خود بھی نہ صرف با کردار اور مضبوط ہونا چاہیے بلکہ قانون کا پابند اور بدعنوانی سے ہر طرح مبّرا ہونا چاہیے۔

۳۔ اہم بات یہ ہے کہ معاشرے کے تمام افراد اور پوری قوم کو سچائی اور نیک نیتی سے قانون کے نفاذ میں شریک ہونا چاہئے۔تا کہ خود بھی احترام قانون کو ملحوظ رکھیں۔ اور دوسروں سے بھی اس پر عمل کروائیں۔

خداوند کریم فرماتا ہے:(المائدہ:۲)

ترجمہ:۔ وہ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔

۴۔ جرائم پیشہ افراد سے قانون کا احترام کروایا جائے۔اور ایسے افراد کی نشاندہی میں حکومت سے تعاون بھی کیا جائے۔

۵۔ جائز حقوق کی نہ صرف حمائت کی جائے بلکہ کسی ڈر اور لالچ کے بغیر شہادت دی جائے۔اور حقوق کے حصول میں تعاون کیا جائے۔

۶۔ انصاف حاصل کرنے اور دلانے میں کسی قسم کی تاخیر نہ کی جائے۔

۷۔ قانون میں مجرموں کو تحفظ دینے کی بجائے امن پسند اور قانون پسند شہریوں کو تحفظ دیا جائے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**قانون عدل۔**

قاضیوں اور ججوں کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ فیصلہ دیتے وقت علد و انصاف کو مضبوطی تھامے رہیں اور اس میں کسی کمزوری کا مظاہرہ نہ کریں۔حکم خداوند ہے کہ۔

''اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو''

دستاویزی اور معاہدات کے بارے میں حکم آیا ہے کہ

''تمہارے درمیان معاہدے لکھنے انصاف کے ساتھ لکھے''۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ۔ ''پھر جس کے ذمے قرض عائد ہوگا اگر وہ کم عقل ہو یا معذور، یا خود ائے مطلب نہ کر سکتا ہو تو (جو) اس کا مختار کار (ہو وہ) انصاف کے ساتھ دستاویز کا ملطلب بتائے (یعنی انصاف کے ساتھ مضمون لکھوائے)

اسی طرح شہادت یعنی گواہی دینے کے لئے ہمیشہ عدل و انصاف کے دامن کو پکڑ کر رہنے کا حکم ہے۔

پھر ایک جگہ قانون عدل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ

''اور جب تم کہ تو انصاف اختیار کر کے خواہ فریق مقدمہ رشتہ دار ہی ہو''

**سوال نمبر 8: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔**

**1۔ میثاق مدینہ کا معاہدہ کس صحابی نے لکھا ہے؟**

ج: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ

**2۔ کتاب الآثار کس کی تالیف ہے۔**

ج: امام ابوحنیفہؒ

**3۔ امام مالک کی تالیف کا نام لکھیں۔**

ج: امام مالک کی تالیف کا نام ''الموطا'' ہے۔

**4۔ سنن نسائی کے مؤلف کا نام تحریر کریں۔**

ج: امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی نسائیؒ

**5۔ مساوات کے لغوی معنی کیا ہیں؟**

ج: مساوات کے لغوی معنی برابر کرنے یا برابری کے ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**سمسٹر خزاں 2016**

**سوال نمبر 15- عقیدۂ توحید کے انسانی زندگی پر کیا انفرادی اور اجتماعی اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ تفصیلی تحریر کریں۔ (20)**

**جواب: عقیدۂ توحید:** عقیدہ عربی زبان کا لفظ ہے اور عقد سے نکلا ہے۔ عقد کے معنی ہے گرہ لگانا۔ عربی میں گرہ کو ''عُقدہ'' کہتے ہیں۔ اردو میں بھی یہ لفظ انہی معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ جیسے عقدہ کشائی یعنی گرہ کھولنا، کوئی مشکل حل کرنا۔ گرہ مضبوطی سے باندھی جاتی ہے جو آسانی سے نہیں کھل سکتی۔ اسی مناسبت سے آدمی کے وہ پختہ خیالات اور اٹل نظریات جن پر وہ مضبوطی سے قائم ہو اور انہیں آسانی سے بدلنے پر آمادہ نہ ہو، عقیدہ کہلاتے ہیں۔ عقیدہ توحید یعنی اسلام کے پورے اعتقادی اور عملی نظام میں سب سے پہلی اور سب سے اہم چیز ''ایمان باللہ'' یعنی اللہ پر ایمان لانا ہے۔ یوں تو بہت سی قومیں اللہ پر ایمان رکھتی ہیں۔ لیکن اسلام کے نقطہ نظر سے ایمان باللہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ کو ایک مانا جائے اور کسی دوسرے کو اس کا شریک نہ ٹھرایا جائے۔ قرآن پاک نے اللہ تعالیٰ کا تعارف اس طرح کرایا ہے۔

یہی توحید کا مفہوم ہے۔ باقی جتنے عقائد ہیں ان سب کی تکمیل عقیدہ توحید سے ہوتی ہے۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ ان سب کا سرچشمہ ''توحید'' ہے۔

**صفاتِ باری تعالیٰ:** عقیدہ توحید صرف اس قدر نہیں کہ اللہ ایک ہے بلکہ اللہ کے صفاتِ با کمال پر یقین رکھنا، عقیدے کی اصل جان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات دونوں میں یکتا ہے۔ ذات میں یکتا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی برابری نہیں کرسکتا۔ اس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ بیٹا کیونکہ باپ اور اولاد کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی حقیقت میں کوئی شریک نہیں تو نہ اللہ تعالیٰ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا بیٹی۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے: ''اس کی کوئی اولاد نہیں''۔ (الاسراء:111)

صفات میں یکتا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کائنات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے جو حَیّ اور قیّوم اور قادر و رازّاق ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت و بندگی بجالائیں اور اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کریں اور اس کے سوا کسی کو لائقِ عبادت نہ جانیں۔ خدا کو کسی نے دیکھا نہیں۔ اس کی بنائی ہوئی کائنات اور اس کائنات میں پھیلی ہوئی نشانیوں کو دیکھ کر انسان خلق کائنات کی وحدانیت، قدرت اور علم و حکمت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔ اگر ہم کائنات کے کچھ پہلوؤں پر ازسرنو غور کریں تو درج ذیل حقائق ہم پر آشکار ہوتے ہیں۔

☆ کائنات اور دنیاوی نظم و نسق قادر مطلق ہی کی ذات قائم کئے ہوئے ہے۔ اگر اس کائناتی نظام کو چلانے والے کئی معبود ہوتے تو یقیناً ان کے درمیان اختلاف ہوتا اور نظام کائنات مختلف افکار و نظریات کے تحت نہ صرف بدلتا رہتا بلکہ یہ کائنات تباہ و برباد ہوجاتی اور اس کائنات میں جو نظم و ضبط اور ترتیب کارفرما نظر آتی ہے وہ نہ ہوتی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔ ''ان دونوں یعنی (زمین و آسمان) میں علاوہ اللہ کے کوئی معبود ہوتا ہے تو ان دونوں میں فساد برپا ہوجاتا'' (الانبیا:22)

**انفرادی و اجتماعی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات:** عقیدہ توحید سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر گونا گوں اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ انسان کے فکر و عمل اپنے بارے میں نقطہ نظر اور دوسرون کے ساتھ تعلقات بلکہ پوری کائنات میں موجود ہر چیز کے بارے میں انسانی سوچ میں تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے۔ توحید کا عقیدہ کوئی ایسی شے نہیں جس کا تعلق صرف سوچ او رفکر سے ہو بلکہ جہاں توحید ایک علمی حقیقت ہے، وہاں اس کا عمل سے بھی بہت گہرا تعلق ہے۔ انسانی زندگی خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی ،توحید کے تصور سے بالکل بدل جاتی ہے۔ انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کے نمایاں اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

**آزادی و حریت:** عقیدہ توحید انسان کو آزادی و حریت کا وہ بلند مقام بخشتا ہے جس کا وہ اشرف المخلوقات ہونے کی حیثیت سے مستحق ہے۔ تمام کائنات انسان کے لئے بنائی گئی ہے۔ لیکن جب تک انسان توحید سے واقف نہیں ہوجاتا، اس وقت تک اتنا پست اور خوار رہتا ہے کہ وہ حقیر چیزوں کے سامنے بھی سر جھکا دیتا ہے، انہیں اپنا آقا اور حاجت روا سمجھتا ہے لیکن عقیھدہ توحید کے برکات کے سبب انسان میں عزم و ہمت کا وہ جذبہ پیدا ہوتا جاتا ہے کہ وہ کفر و شرک کی ہر چٹان ریزہ ریزہ کرن دینے کی صلاحیت پالیتا ہے۔

**وسعت نظر:** عقیدہ توحید کا معتقد انسان تنگ نظر نہیں ہوتا کیونکہ وہ اس خداوند تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے جو زمین و آسمان کا خالق، مشرق و مغرب کا مالک اور تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس پختہ ایمان کے بعد کائنات کی کوئی شے اس کو غیر نظر نہیں آتی بلکہ وہ اسے اپنے مالک کی ملکیت نظر آتی ہے۔ اس عقیدے کی بدولت مومن میں ہمدردی، محبت اور ایثار کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ جنہیں وہ تمام خلق خدا پر نچھاور کرنے کو اپنا نصب العین بنالیتا ہے۔ عقیدہ توحید پر ایمان ہی کی بدولت مومن رنگ، نسل، لسانی اور علاقائی تعصّبات سے پاک ہوکر ایک عالمگیر رشتہ اخوت سے منسلک ہوجاتا ہے۔ اس کی سوچ اتنی بلند ہوجاتی ہے کہ وہ اللہ کے ہر بندے کو مومن اور رسول اکرم ﷺ کے ہر امتی کو اپنا دینی بھائی تسلیم کرتا ہے اور ان کے غم و خوشی کو اپنا غم اور خوشی سمجھتا ہے۔ وہ اس عقیدے کی بدولت انسانیت کی خدمت کرنا اپنا اولین فرض سمجھتا ہے۔

**استقامت:** عقیدہ توحید انسان کو بہادر اور دلیر بنا دیتا ہے کیونکہ دو چیزیں انسان کو بزدل بنا دیتی ہے۔ ایک تو جان و مال اور اہل خاندان کی محبت، دوسرے یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا اس کو مارنے والا اور جلانے والا ہے۔ لیکن عقیدہ توحید کا کمال یہ ہے کہ وہ یہ خیال اور اندیشہ دل سے نکال دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی ہے وہ محض اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرتا ہے اس کے دل میں یہ خیال جم جاتا ہے کہ ہر چیز کا مالک و مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

**پرہیزگاری:** جب انسان کا اس بات پر پختہ ایمان ہوجائے کہ ہمارا خالق و مالک وحدہ لاشریک ہے۔ ہمیں جان و مال کے ساتھ بے شمار انعام و اکرام سے نوازنے والا ہی رب عظیم ہے، ہم اپنے ہر عمل کے لئے اس کے آگے جواب دہ ہیں اور یہ کہ وہ ہمارے ظاہر و باطن سے واقف ہے۔ ہمارے ہر عمل اور ہر حرکت کے بارے میں وہ علم

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی کی ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقیں، ورکشاپ کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

رکھتا ہے، یہاں تک کہ وہ ہمارے پوشیدہ خیالات سے بھی واقت ہے تو پھر یقیناً ہم میں خوف خدا اور فکر آخرت پیدا ہوگی۔یہی وہ چیزیں ہیں جو انسان کو ہر برے عمل اور غلط سوچ سے محفوظ رکھتی ہیں۔اگر انسان خدانخواستہ کسی غلطی کا مرتکب ہو بھی جائے تو غفور رحیم کے دروازے کھٹکھٹا تا ہے اور معافی حاصل کر کے سکون حاصل کرتا ہے یہی تقویٰ ہے یعنی ہر برے عمل سے اپنے آپ کو اس طرح سے بچانا جس طرح انسان کانٹوں سے دامن بچاتا ہے۔

**سوال نمبر 16-    نمازی کی زندگی ایک بہترین نمونہ ہوتی ہے؟ واقعات کے تحت ثابت کریں۔    (20)**

**جواب۔ نمازکی اہمیت:** نماز کی اہمیت چونکہ مسلمان اور کافر کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔اس لئے ہدایت اور تقویٰ کے بنیادی شرائط کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ نماز نجات کی شرط ہے اور ایمان کی محافظ ہے۔نماز انسان کو بری عادات سے باز رکھتی ہے۔اور نمازی کی حفاظت خود نماز کرتی ہے۔بشرطیکہ پابندی سے نماز پڑھی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ایسی بات پر دلالت کرتا ہے۔کہ نماز کی پابندی کتنی فائدہ مند ہے۔

**قرآن مجید کی روسے (المعارج 1923):** ''انسان کم ہمت پیدا ہوتا ہے۔جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو بہت زیادہ گھبرا جاتا ہے۔اور جب فارغ البالی ہوتی ہے تو حقوق سے بخل کرنے لگتا ہے مگر باقاعدگی سے نماز ادا کرنے والے سے اس سے مثنیٰ ہیں۔''

قیامت کے روز جب ہر عمل کا حساب ہوگا تو اہل جہنم سے پوچھا جائے گا کہ کون سی چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈالا تو اسکا سبب نماز کا ادا نہ کرنا ہی بتائیں گے۔

**قرآن کریم میں ارشاد ہے (المدثر:43-42):** ترجمہ: '' تمہیں کون سی چیز دوزخ میں لائی ؟ وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے''

کاشان اکیڈمی

نماز ہر آزاد، غلام، امیر و غریب، تندرست و بیمار، حاضر اور مقیم شخص پر ہمیشہ کے لیئے اور ہر حال میں فرض ہے۔نماز تو میدان جنگ میں بھی فرض ہے۔اور صلوۃ الخوف کے نام سے موسوم ہے۔قرآن پاک میں بہت دفعہ اس کے بارے میں ذکر آیا ہے۔اس سے پتی چلتا ہے کہ نماز کتنی زیادہ اہمیت کے حامل ہے۔

**نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے:** ترجمہ ''قیامت کے روز سب سے پہلے جو سوال ہوگا۔وہ نماز کے بارے میں پوچھے جائے گا''۔**(بخاری شریف)**

0334-5504551

**انفرادی اثرات وفوائد:** نماز کے انفرادی اور اجتماعی فوائد بے شمار ہیں۔

۱۔ نماز انسان کے اخلاق سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہے ایک شخص اللہ کے حضور دن میں پانچ مرتبہ حاضر ہوتا ہے اس طرح وہ بتدریج بے حیائی اور برائی سے بچتا ہے۔اور اچھے اخلاق کی سمت بڑھتا ہے۔

Download Free Assignments from

۲۔ مسلسل نمازیں پڑھنے سے مسلمان کے دل میں یہ احساس رہتا ہے۔کہ وہ کسی کا محکوم ہے اور اسکا کوئی حاکم ہے۔یہاں تک کہ یہ بات اس کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے۔اور اس کی حیات سنور جاتی ہے۔

Solvedassignmentsaiou.com

۳۔ فرض شناسی اور احسن طریق سے کام سرانجام دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

**اجتماعی اثرات وفوائد:** ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے نماز کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ اجتماعی خصوصیات کی وجہ سے عیاں ہوتا ہے اور مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت پیدا ہو جاتا ہے اور معاشرہ فلاح و بہبود کا مظہر بن جاتا ہے نماز کے انفرادی اثرات کے ساتھ ساتھ بہت سے اجتماعی اثرات بھی ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی قربت سے بندے کے دل میں یہ یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے۔وہ خود کو کبھی تنہا محسوس نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ کے سے ساتھ ہونے کا یقین اور احساس اسے گناہ کے کاموں سے روکتا ہے۔اس کے دل سے خوف اور غم دور کرتا ہے۔نمازوں کے درمیانی وقفے میں بھی اللہ اس کیساتھ رہتا ہے۔

۲۔ ضبط نفس کی عادت، نماز میں اوقات کی پابندی کے اہتمام، جسمانی حرکات، خصوصاً دعاؤں اور تسبیحوں کے پڑھنے اور امام کے ہر فعل کی اطاعت کرنے سے پختہ ہو جاتی ہے۔یہ تمام پابندیاں، انسان کی نفسیاتی خواہشات کو اعتدال پر لے آتی ہیں۔اور اس زندگی میں توازن پیدا کرتی ہیں اور دوسروں کو تلقین کرنے کا شعار بھی پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ نماز عملی قوتوں کو حرکت میں لانے کا بہترین سبب ہے۔سستی اور کاہلی، نماز کے آداب و شرائط کے منافی ہے معاشرے میں بسنے والے لوگ بھی چست اور توانا لوگوں کو ہی کام کرنے کے لیے قبول کرتے ہیں اور نماز اس کا بہترین ذریعہ اور حل فراہم کرتی ہے۔

۴۔ کسی فرد کی ترقی اور قوموں کی ترقی کا اہم سبب اس کے کام میں باقاعدگی ہے۔نبی کریمؐ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو نماز انسان میں باقاعدگی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۵۔ جب مسلمان پانچوں وقت باجماعت نماز کے لیئے مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں۔اور صرف اللہ کی رضا کے لیئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کے درمیان دوستی اور محبت پیدا ہوتی ہے۔جو معاشرے کے لیئے بہت مفید ہے۔

۶۔ نماز باجماعت اور بلخصوص جمعہ اور عیدین کی نمازوں سے مسلمانوں میں میل جول اور تعاون کے جذبہ پیدا ہوتا ہے اور جب دن میں کئی دفعہ ملنے والے مسلمان رنگ و نسل، علاقے اور طبقے کے اختلافات سے بے پروہ ہو کر ایک امام کے پیچھے صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔تو ان کے درمیان فکری وحدت کے علاوہ عملی مساوات بھی پیدا ہوتی ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز    نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

۱۰۔ نمازیوں کو مسجد میں آتے جاتے دیکھ کر نماز پڑھنے والے بھی نماز کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

۱۱۔ اجتماعی شکل میں انجام پانے والے اعمال کی کیفیات، انفرادی، اعمال کے مقابلے میں ہر لحاظ اور پہلو سے زیادہ موثر ہوتی ہیں۔اس لیے اجتماعی نماز کا ثواب انفرادی نماز سے ستائیس گناہ زیادہ ہے۔اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جماعت کی اہمت کتنی زیادہ ضروری ہے۔

**سوال نمبر 18- انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آمد کا مقصد بیان کرتے ہوئے ان کی خصوصیات بھی تحریر کریں۔ (20)**

**جواب۔ انبیاء کرام کی ضرورت واہمیت:** اس کائنات پر غور کریں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ کائنات کی ہر چیز انسانوں کی ضرورت اور فائدے کے لیے پیدا کی گئی ہے سورج چاند، ستارے، سمندر، پہاڑ، جنگلات، ہوا، پانی مٹی، ہر چیز انسانوں کی خدمت پر لگی ہوئی ہے، گویا ان چیزوں کی تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ یہ انسانوں کے کام آئیں جب ہر چیز کی تخلیق کا کوئی مقصد ہے تو آخری انسان جو اشرف المخلوقات ہے، اس کی تخلیق کس طرح بے مقصد ہو سکتی ہے، چنانچہ قرآن حکیم نے انسان کی تخلیق کا مقصد بتاتے ہوئے کہا: **ترجمہ:** ''ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا''۔(الذاریات:56)

ظاہر ہے اللہ کی اطاعت اسی وقت کی جا سکتی ہے جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی پسند اور ناپسند کا علم ہو اور انسان کی مشکل یہ ہے کہ وہ نہ خدا کو دیکھ سکتا ہے نہ براہِ راست اس سے اس کی پسند اور ناپسند معلوم کر سکتا ہے، اس لیے اسے ہدایت حاصل کرنے کے لیے مدد کی ضرورت تھی، دوسری طرف اللہ کی ربوبیت، رحمت اور عدل کا تقاضا تھا کہ ان کو یوں بے بسی کے اندھیرے میں نہ چھوڑا جائے بلکہ اس کی مدد کے وہ احکام صاف صاف بتا دیئے جائیں جن کے بغیر وہ بندگی اور اطاعت کی راہ اختیار کر ہی نہیں سکتا، اس لیے خداوند کریم نے نسل انسانی کی ابتداء کے ساتھ ہی اس کا بھی اہتمام کیا اور انسانوں میں سے کچھ افراد کو اس بات کے لیے منتخب کر لیا کہ ان کو براہِ راست یا فرشتوں کے ذریعے اپنی پسند اور ناپسند سے آگاہ کرے۔ ''اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کو چن لیتا ہے''۔

ان منتخب افراد کے ذمہ یہ کام بھی لگایا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ہر بات اللہ تعالیٰ کے بندوں تک پہنچا دیں۔

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ: ''اے رسول! جو آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا، اسے لوگوں تک پہنچا دیں''۔ (المائدہ:67)

ان منتخب افراد کے لیے قرآن حکیم نے رسول اور نبی کا نام تجویز کیا ہے اور جس منصب پر انہیں فائز کیا گیا ہے، وہ نبوت اور رسالت کہلایا، رسالت وہ ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور آخرت کا علم عطا کرتا ہے اس لیے رسالت کے بغیر اللہ اور آخرت پر ایمان بھی جیسا کہ چاہیے ویسا لانا ممکن نہیں ہے۔

**انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصیات:** انبیاء کی ضرورت واہمیت کے ماتحت ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ جس طرح پانی، ہوا اور غذا انسانی زندگی کے لیے ضروری ہیں، اسی طرح انبیاء کی تعلیم وتبلیغ انسانی زندگی کو کامیابی وکامرانی سے ہمکنار کرنے کے لیے بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔قرآن کریم نے انبیاء کرامؑ کی بہت سی خصوصیات بیان کی ہیں، ان میں نمایاں درج ذیل ہیں۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**۱۔ انسانیت:** یہ حقیقت ہے کہ انبیاء کرامؑ انسان ہونے کے باوجود عام انسانوں سے بلند مقام کے حامل ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ کسی انسان ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے یہ بات کہلوائی کہ:

ترجمہ: ''میں تمہاری ہی طرح کا ایک انسان ہوں''۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ کہ: ترجمہ: ''اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا، جن پر ہم وحی کرتے تھے''۔

**۲۔ وہبیت:** وہبیت کے معنی یہ ہیں کہ رسالت کوئی اکتسابی شے نہیں جو محنت وجستجو سے مل جائے بلکہ یہ خداوند قدوس کا خاص عطیہ ہے اور اسی شخص کو ملتا ہے جسے خداوند کریم رحمت فرماتا ہے، اس کے ملنے میں انسانی کوشش، ادارے اور جستجو کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

**۳۔ تعلیمات من جانب اللہ:** پیغمبر دین اور شریعت کے نام پر جو کچھ بھی انسانوں کے سامنے بیان فرماتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے، پیغمبر ہدایت ربّانی کے تابع اور اللہ تعالیٰ کے ترجمان ہوتے ہیں: قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: ''وہ اپنی خواہش نفسانی سے کلام نہیں کرتا بلکہ وہی کہتا ہے جو خدا کی طرف سے کہا جاتا ہے''۔

**۴۔ عصمت:** اللہ تعالیٰ نے انبیاء اس لیے بھیجے ہیں کہ لوگ ہر حالت میں ان کی اطاعت کریں یعنی انبیاء کی غیر مشروط اطاعت کا حکم دیا، غیر مشروط کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت کے لیے کسی قسم کی شرط یا قید نہیں بلکہ ہر وقت اور ہر حالت میں ان کی اطاعت کی جائے، غیر مشروط اطاعت صرف اس کی، کی جا سکتی ہے جس سے کسی گناہ یا غلطی کا امکان نہ ہو، اس لیے انبیاء کو ہر طرح کے گناہوں اور غلطیوں سے پاک رکھا گیا ہے، دوسرے الفاظ میں نبی معصوم ہوتا ہے، اس سے نہ فکر واجتہاد کی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں نہ اخلاق واعمال کی لغزشیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کی فکر وبصیرت بھی حد درجہ کامل ہوتی ہے اور اس کی اخلاقی قوت بھی ایک طرف تو وہ احکام الٰہی کا منشاء سمجھنے اور ان سے اپنے اجتہاد کے ذریعے مزید احکام نکالنے کی بہترین صلاحیتیں رکھتا ہے، دوسری طرف اسے اپنے نفس پر پورا پورا قابو حاصل ہوتا ہے، اس کی اخلاقی حس اس کا خوف خدا اور اس کا اندیشہ آخرت اس درجہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں کہ گناہ کے محرکات سر اٹھا ہی نہیں پاتے اور ساتھ ہی خداوند کریم کی خصوصی نگرانی وحفاظت انہیں فکر واجتہاد کی غلطیوں اور اخلاق و اعمال کی کوتاہیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ نبی ایسا انسان کامل ہوتا ہے جو بے حد روحانی قوت کا مالک ہوتا ہے اور خواہشات نفسانی سے خود کو محفوظ رکھتا ہے۔

**سمسٹر بہار 2014**

**سوال نمبر 18- حج سے کیا مراد ہے؟ سفر حج کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اپنے یا کسی عزیز کے واقعات کی روشنی میں جواب تحریر کریں۔**

**جواب: حج:** حج اسلام کا چوتھا رکن ہے اس کے لفظی معنی قصد اور ارادے کے ہیں اور اس سے مقصود خاص مذہبی صدو ارادہ سے کسی مقدس مقام کا سفر ہے لیکن اسلام

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایس سی، ایم ایڈ، ایم فل، پی ایچ ڈی کی مشقیں ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میں یہ سعودی عرب کے شہر مکہ میں جا کر وہاں حضرت ابراہیمؑ کی بنائی ہوئی مسجد خانہ کعبہ کا طواف کرنے اور مکہ کے دوسرے مقدس مقامات کی زیارت اور وہاں حاضر ہو کر کچھ مخصوص اعمال و افعال بجالانے کا نام ہے۔

**حج کے اصطلاحی معنی:** حج کے اصطلاحی معنی ایام حج میں خانہ کعبہ کے طواف کو جانا ہے اور پھر مناسک حج کو باقاعدگی سے ادا کرنا ہے اور اس کے تمام واجبات پوری طرح سے ادا کرنے کے ہیں۔اسلامی بنیادی عبادات کی طرح حج کو لازم نہیں قرار دیا گیا یہ ہر مسلمان پر صرف اسی صورت میں فرض کیا گیا ہے جب وہ اس کے ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو۔لہٰذا ہر مسلمان پر اس کی استطاعت رکھنے کی صورت میں فرض ہے کہ وہ زندگی میں کم از کم ایک بار اللہ کے گھر کی زیارت کرے اور حج کی سعادت حاصل کرے۔

**حج کی ضرورت:** اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد بار اللہ کے گھر کی زیارت کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ: **ترجمہ :** ''یقیناً مسجدیں اللہ کی عبادت کے لئے ہیں۔پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو''۔

حج میں سب سے بنیادی عنصر مناسک حج کی ادائیگی ہے مناسک حج سے مراد حج کے دوران وہ تمام شرعی احکامات ہیں جس کو پورا کرنے کی صورت میں حج کی فرضیت اور ادائیگی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔مناسک حج سے مراد وہ رسوم وقواعد وضوابط ہیں جس سے مسلمان مکمل کرکے تبھی جا کر وہ حاجی کہلا سکتا ہے مناسک حج میں میقات،احرام،طواف،سعی،عرفہ،رمی اور قربانی وغیرہ شامل ہیں۔دوسری عبادات کی طرح اس کی غرض غایت بھی اللہ کی رضا اور خوشنودی ہی ہے۔اللہ کے خلیل حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ حضور ﷺ کو اور آپ ﷺ کی وساطت سے ان کی امت کو ایک خاص تعلق ہے۔حج دراصل اللہ تعالیٰ کے ساتھ انہی کی عبدیت اور فدائیت کی نسبت کا ایک ظاہری اور باطنی خاکہ ہے اور حج کے حکم کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کا جو بندہ وہاں پہنچے وہ زندگی میں ایک دفعہ اللہ کے لیے اپنا سب کچھ قربان کردینے والے اس کے خلیل کی ہیئت بنا کر پہنچے اور ان کے حامل عبدیت اور کامل محبت والے مسلک سے اپنی وابستگی کا ثبوت دے۔اور اپنے ظاہر و باطن کو ابراہیمی رنگ میں رنگنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

**حج فرض ہونے کی چند شرائط:** حج فرض ہونے کی چند شرائط حسب ذیل ہیں۔

۱ **مسلمان ہونا:** غیر مسلم پر حج فرض نہیں۔

۲ **بالغ ہونا:** بالغ ہونے سے پہلے حج فرض نہیں ہوتا،اگر کسی نے بالغ ہونے سے پہلے حج ادا کرلیا تو بالغ ہونے کے بعد اگر اس پر حج فرض ہوا تو اسے دوبارہ ادا کرنا پڑے گا۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

۳ **عاقل ہونا:** اگر کوئی مجنون اور دیوانہ ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہے۔

۴ **آزاد ہونا:** غلام اور کنیز پر حج فرض نہیں اگر وہ مکے میں رہتے ہوں تب ان پر حج فرض نہیں۔

۵ **وقت کا ہونا:** وقت سے مراد حج کے مہینے ہیں ایک شخص میں باقی تمام شرائط پوری ہوگئی مگر جب حج کا وقت شروع ہوا تو وہ فوت ہوگیا اور اس پر حج فرض ہوگا۔

۶ **صحت مند ہونا:** صحت مند ہونا ضروری ہے اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے وہ خود اسے اور دوسروں کو تکلیف ہوگی تو حج فرض نہ ہوگا۔

۷ **استطاعت:** اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کام کو کرنے کے لیے وہ تمام صلاحیتیں موجود ہوں جو اس کام کو انجام دینے کیلئے ضروری ہے۔

**سفر حج واقعات کی روشنی میں:**

میرے ایک عزیز کو گزشتہ سال کے موقع پر حج ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی وہ کم از کم ایک ماہ کے عرصے بعد پاک سرزمین مکہ میں رہ کر اپنے گھر واپس لوٹا تو بحیثیت مسلمان مجھے اس سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا اس کو مبارکباد دینے کی غرض سے اس کے گھر چلا گیا وہاں اس سے ملاقات ہوئی میں نے حج کی سعادت اور اس کی مکمل ادائیگی کی اسے ڈھیروں مبارکباد دی اور اس سے کہا کے مجھے حج کے بارے میں اپنے سفر کی داستان سناؤ اس نے مجھے حج کے بارے میں جو واقعات سنائے حسرت اور مسرت سے میری آنکھوں میں آنسوؤں آگئے اس نے مجھے احرام باندھنے اور مکہ سے مدینہ کے سفر،وہاں قیام اور سفری اخراجات کے ساتھ ساتھ مکہ مکرمہ اور عرب کی زیارتوں کی سیر کی کہانی اور اس میں ہونے والے دل افروز واقعات ان زیارتوں اور مساجد عرب کے بارے میں اپنی خوش قسمتی کے واقعات سنائے اس نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو کیسے نور اور روحانیت سے بھرپور بنا کر رکھا ہوا ہے وہاں پر تمام دنیا کے مسلمان یکجا ہو کر ایسے ملتے ہیں جیسے وہ ایک ہی علاقہ یا ایک ہی ملک میں رہتے ہوں مناسک حج کی ادائیگی،منٰی،صفہ،احرام،طواف،رمی،شیطان کو کنکریاں مارنے اور قربانی کے تمام تر واقعات اس قدر دلچسپ اور اتنے پرکیف تھے کہ سن کر روحانیت کا درس حاصل ہوا اور مسلمان ہونے کے ناطے اس سے میں نے اپنے لیے خصوصی دعا بھی کروائی کے اللہ تعالیٰ مجھے بھی جلد اس سرزمین پاک اور خانہ کعبہ سمیت مدینہ کی سیر اور حج کی سعادت بھی اور وہاں کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

**سوال نمبر 19-** **شرک کا آغاز کس طرح ہوا؟ شرک کی اقسام پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔**

**جواب۔** **شرک کا آغاز:**

انسان کا سب سے پہلا عقیدہ عقیدہ توحید ہے لیکن جیسے جیسے خلق خدا میں اضافہ ہوتا چلا گیا' ویسے ویسے لوگ عقیدہ توحید کو بھول کر گمراہی میں پڑنے لگے۔اس کے بعد شرک کا آغاز اس طرح ہوا کہ کچھ لوگوں نے اپنے نیکوکار اسلاف کی یاد باقی رکھنے کیلئے ان کے بت بنا لئے تھے اور ان بتوں سے اسی طرح عقیدت کا اظہار کرتے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک،ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی کی پاس ورڈز ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

جیسے زندہ لوگوں سے کیا کرتے تھے۔اسی عقیدت نے بڑھتے بڑھتے پرستش کی شکل اختیار کر لی۔اعتقاد میں جب مزید کمزوری آ گئی تو انسان ہر خوبصورت' طاقتور یا ہیبت ناک شے کو دیکھ کر اسے دیوتا کا نام دینے لگا اور اس کی بڑائی کو تسلیم کرنے لگا۔مثلاً سورج' چاند' آگ اور سمندر کو دیوتاؤں کی فہرست میں شامل کیا جانے لگا۔اسی طرح نفس بخش چیزوں مثلاً گائے وغیرہ کی بھی پوجا شروع کر دی گئی یعنی ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا جانے لگا اور اسی کو شرک کہتے ہیں۔لوگوں کو شرک سے محفوظ رکھنے کیلئے خداوند تعالیٰ نے رسول بھیجے تاکہ انہیں گمراہی کے اندھیرے سے نکال کر توحید کی روشنی میں لا کھڑا کریں۔

قرآن کریم نے ان چیزوں کی بے بسی اور بے چارگی کو جنہیں لوگوں نے معبود بنا لیا تھا' بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے:

ترجمہ: ''لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے' غور سے سنو' جب معبودوں کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے' بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور''۔انسان کو شرک کی لعنت سے پاک کرنے کیلئے شرک کی شدید مذمت کی گئی ہے اور اسے بہت بڑا ظلم کہا گیا ہے۔قرآن کریم میں ارشاد ہے:

ترجمہ: ''بے شک شرک بھاری بے انصافی ہے''۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

**ترجمہ:** ''بے شک اللہ نہیں بخشتا اس کو اس کا شریک کرے اور بخشتا ہے اس سے نیچے کے گناہ جس کے چاہے''۔

کاشان اکیڈمی

**شرک کی اقسام:**

شرک کے لغوی معنی ''حصہ داری'' اور ''ساجھے پن'' کے ہیں اور دین کی اصطلاح میں شرک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات' صفات یا صفات کے تقاضوں میں کسی کو بھی اس کا حصہ دار یا ساجھے دار ٹھہرایا جائے۔یعنی اس طرح شرک کی تین اقسام ہوئیں جنہیں ہم مختصراً بیان کرتے ہیں۔

0334-5504551

☆ ذات میں شرک

☆ صفات میں شرک

☆ صفات کے تقاضوں میں شرک

Download Free Assignments from

**ذات میں شرک:** ذات میں شرک سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقت میں کسی کو شریک ٹھہرایا۔ذات میں شرک کی عملی صورتیں یہ ہیں

Solvedassignmentsaiou.com

1۔کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہم جنس قرار دیا جائے۔

2۔کسی کو اس کا باپ یا اس کی اولاد سمجھ لیا جائے۔

3۔یہ مان لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی اور ہستی کے ساتھ مل کر ایک قالب ہو گیا ہے۔

4۔یہ تصور کر لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی مخلوق کی شکل اختیار کر کے نمودار ہوا کرتا ہے مثلاً اہل عرب فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں اور جنوں کو اس کی ذات برادری سمجھتے تھے۔اس طرح عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ کا اکلوتا بیٹا اور اس کا جسمانی روپ قرار دیتے تھے یہ سب شرک الذات کی صورت ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان سب باتوں کو نفی اس طرح فرمائی کہ:

ترجمہ: ''اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے''۔

**صفات میں شرک:**

صفات میں شرک سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جن صفات کا مالک ہے ان میں سے کوئی صفت کسی اور میں بھی مان لی جائے اور اسی معنی و مفہوم میں مانی جائے جس معنی و مفہوم میں وہ اللہ تعالیٰ کے اندر پائی جاتی ہے۔(ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کبھی کبھی خدا لوگوں کی اصلاح کیلئے انسانی شکل میں دنیا میں آتا ہے اور ایسے انسان کو خدا کا اوتار کہتے ہیں۔صفت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر کھلی اور چھپی بات سے واقف ہے۔اس کے غائب اور حاضر میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہے۔حال' ماضی اور مستقبل اس کیلئے یکساں حیثیت رکھتے ہیں' اس لئے کہ وہ ان تینوں زمانوں سے اسی طرح واقف ہے جس طرح کہ زمانہ حال سے۔اب کوئی یہ کہے کہ فلاں مخلوق بھی ہر بات جانتی ہے تو یہ شرک فی الصفات ہوگا۔اسی طرح نفع یا نقصان پہنچانا بھی اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے یعنی یہ کہ وہ جسے چاہے خوشیاں دے اور جسے چاہے غم۔کسی کو مسرت و راحت سے نواز دے اور کسی کو محروم کر دے۔اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جس طرح اللہ نفع یا نقصان پہنچاتا ہے بعینہٖ اسی طرح کوئی اور بھی نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے تو وہ خداوند کریم کی صفات میں سے ایک صفت میں اس کو ساجھی ٹھہرا رہا ہے اور اس کے اس عقیدت شرک فی الصفات کہا جائے گا۔

خداوند کریم نے ان تمام باتوں کی تردید قرآن مجید میں اس انداز میں فرمائی ہے:

**ترجمہ:** ''اس جیسا کوئی بھی نہیں''۔

**صفات کے تقاضوں میں شرک:**

خداوند کریم بے شمار عظیم صفات کا مالک ہے اور بندے پر واجب ہے کہ وہ خداوند کریم کی صفاتی عظیموں کے تقاضے اس طرح پورے کرے کہ اس کی عبادت و بندگی میں سربسجود رہے اور اس کی ان عظیم صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے مثلاً حقیقی محبت اور حقیقی اطاعت صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے اور اس کیلئے مخصوص ہے اگر کوئی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

شخص بعینہٖ ویسی ہی اطاعت اور محبت کسی اور سے بھی کرتا ہے تو یہ غیر اللہ کو شریک ٹھہرانا تصور کیا جائے گا اور یہی درحقیقت صفات کے تقاضوں میں شرک کہلاتا ہے۔اسی طرح خداوند کریم کی اس صفت کی مثالیں کہ اقتدار اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔حکم دینے اور قانون بنانے کا حق اصلاً وہی رکھتا ہے اور اگر کسی اور کو بھی یہ حیثیت دے دی جائے' چاہے وہ ایک شخص ہو یا کئی افراد کا گروہ تو یہ بھی شرک ہے۔اقتدار اعلیٰ صرف خداوند قدوس کے ہاتھ میں ہے۔وہی مقتدر اعلیٰ ہے اور اسکے قوانین کے مقابلے میں کسی کا قانون کسی حیثیت کا حامل نہیں ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

ترجمہ: ''تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اس کی''

ایک اور آیت میں ہے:

ترجمہ: ''حکومت نہیں ہے کسی کی سوائے اللہ کے''۔

ترجمہ: ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ دیں۔وہی کافر ہیں''

تمام تعریفیں صرف اللہ کیلئے ہیں۔اس قادر مطلق نے ہمیں بے شمار انعام واکرام سے نوازا ہے۔ان نوازشوں کیلئے ہم اس کا جتنا بھی شکر بجا لائیں کم ہے۔شکر بجا لانے کی یہ صورت کافی نہیں کہ زبان سے کہہ دیا الحمدللہ بلکہ دل شکر کے جذبات سے معمور ہو اور عمل سے بھی اس بات کا ثبوت دیا جائے۔یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ شرک صرف یہ نہیں کہ بتوں کی پوجا کی جائے بلکہ یہ بھی شرک کی ایک صورت ہے کہ ہم ہر چھوٹی بڑی حاجت کے سلسلے میں خداوند کریم کے سوا کسی دوسرے سے حاجت روائی چاہیں۔یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی ضروری ہے کہ خدا اور بندے کے درمیان کسی واسطے کی ضرورت نہیں۔ہم براہ راست اس سے مانگیں۔وہ عطا فرمائے گا کیونکہ وہ تو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔بندہ اسے پکارے وہ فوراً پکار سنتا ہے۔وہی مسبب الاسباب ہے لیکن آج بھی کئی لوگ گمراہی کا شکار ہیں جو زبانی طور پر تو اللہ تعالیٰ ہی پر ایمان رکھتے ہیں لیکن عملاً اپنی صحت اور بیماری روزگار اور اولاد کے علاوہ دیگر مسائل بھی اللہ کے بندوں کے سامنے اس عاجزی اور امید سے پیش کرتے ہیں جیسے وہ حاجت روا ہوں۔انسان کی اس کمزوری کا بیان اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:

ترجمہ: ''اور انہوں نے خدا کے سوا (اور) معبود بنا لئے ہیں کہ شائد (ان سے) ان کو مدد پہنچے۔(مگر) وہ ان کی مدد (ہرگز) طاقت نہیں رکھتے اور ان کی فوج ہو کر حاضر کئے جائیں گے۔ایک دوسری آیت ہے:

ترجمہ: ''کون ہے جو تمہیں رزق دے سکتا ہے' گر رحمٰن اپنا رزق روک لے''۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**خزاں 2013**

**سوال نمبر 20 رسالت کسے کہتے ہیں؟ انبیاء کرام کی ضرورت قرآن حکیم کی روشنی میں واضح کریں۔ (10)**

**جواب: رسالت کا مفہوم:** اسلام کے سلسلہ عقائد میں توحید کے بعد رسالت کا درجہ ہے رسالت کے لغوی معنی ہیں پیغام پہنچانا اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہا جاتا ہے۔دین کی اصطلاح میں رسول اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اللہ کے احکام اس کے حکم سے انسانوں تک پہنچائے۔ نبی کے معنی ہیں خبر دینے والا چونکہ رسول لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے آگاہ کرتا ہے۔اس لیئے اسے نبی کہا جاتا ہے۔

**انبیاء کی ضرورت:** ہم اس کائنات پر غور کریں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ کائنات کی ہر چیز انسانوں کی ضرورت اور فائدے کے لیئے پیدا کی گئی ہے۔سورج، چاند، ستارے، سمندر، پہاڑ، جنگلات، ہوا، پانی، مٹی، ہر چیز انسانوں کی خدمت پر لگی ہوئی ہے گویا ان چیزوں کا مقصد یہ ہے کہ یہ انسانوں کے کام آئیں۔جب ہر چیز کی تخلیق کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے تو آخری انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس کی تخلیق کس طرح بے مقصد ہو سکتی ہے۔چنانچہ قرآن حکیم نے انسان کی تخلیق کا مقصد بتاتے ہوئے کہا۔

**ترجمہ:** ''ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیئے پیدا کیا''

عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔عبادت سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اپنی زندگی اسکے حکم کے مطابق گزارے۔ظاہر ہے اللہ کی اطاعت اسی وقت کی جاسکتی ہے۔جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی پسند اور ناپسند کا علم ہو انسان کی مشکل یہ ہے کہ وہ نہ خدا کو دیکھ سکتا ہے۔نہ براہ راست اس سے اسکی پسند و ناپسند معلوم کر سکتا ہے۔اس کے لیے اسے ہدایت حاصل کرنے کے لیے مدد کی ضرورت تھی۔دوسری طرف اللہ کی ربوبیت، رحمت اور عدل کا تقاضا تھا کہ انسان کو یوں بے بسی کے اندھیرے میں نہ چھوڑا جائے۔بلکہ اسکی مدد کرکے وہ احکام صاف صاف بتا دیئے جائیں۔جنکے بغیر وہ بندگی اور اطاعت کی راہ اختیار کر ہی نہیں سکتا۔اس لیے خداوند کریم نے نسل انسانی کی ابتداء کے ساتھ ہی اسکا بھی اہتمام کیا اور انسانوں میں سے کچھ افراد کو اس بات کے لیئے منتخب کر لیا کہ ان کو براہِ راست یا فرشتوں کے ذریعے اپنی پسند اور ناپسند سے آگاہ کرے۔

ترجمہ: ''اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کو چن لیتا ہے۔''

ان منتخب افراد کے ذمہ یہ کام بھی لگایا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ہر بات اللہ تعالیٰ کے بندوں تک پہنچا دیں۔

ارشاد ربانی ہے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، الغرض ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

''اے رسول! جو آپؐ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا۔ اسے لوگوں تک پہنچا دیں''

ان منتخب افراد کے لیئے قرآن حکیم نے رسول اور نبی کا نام تجویز کیا ہے اور جس منصب پر انہیں فائز کیا گیا ہے وہ نبوت اور رسالت کہلایا۔ رسالت ہی وہ ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور آخرت کا علم عطا کرتا ہے۔ اس کے لیئے رسالت کے بغیر اللہ اور آخرت پر ایمان بھی جیسا کہ چاہیے ویسا لانا ممکن نہیں ہے۔

**انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصیات:** جس طرح پانی، ہوا اور غذا انسانی زندگی کے لیے ضروری ہیں، اسی طرح انبیاء کی تعلیم وتبلیغ انسانی زندگی کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرنے کے لیے بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ قرآن کریم نے انبیاء کرامؑ کی بہت سی خصوصیات بیان کی ہیں، ان میں نمایاں درج ذیل ہیں۔

**۱۔ انسانیت:** یہ حقیقت ہے کہ انبیاء کرامؑ انسان ہونے کے باوجود عام انسانوں سے بلند مقام کے حامل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ کسی انسان ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے یہ بات کہلوائی کہ:

ترجمہ: ''میں تمہاری ہی طرح کا ایک انسان ہوں''۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ کہ: ترجمہ: ''اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا، جن پر ہم وحی کرتے تھے''۔

**۲۔ وہبیت:** وہبیت کے معنی یہ ہیں کہ رسالت کوئی اکتسابی شئے نہیں جو محنت وجستجو سے مل جائے بلکہ یہ خداوند قدوس کا خاص عطیہ ہے اور اسی شخص کو ملتا ہے جسے خداوند کریم رحمت فرماتا ہے، اس کے ملنے میں انسانی کوشش، ادارے اور جستجو کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

**۳۔ تعلیمات من جانب اللہ:** پیغمبر دین اور شریعت کے نام پر جو کچھ بھی انسانوں کے سامنے بیان فرماتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے، پیغمبر ہدایت ربّانی کے تابع اور اللہ تعالیٰ کے ترجمان ہوتے ہیں: قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: ''وہ اپنی خواہش نفسانی سے کلام نہیں کرتا بلکہ وہی کہتا ہے جو خدا کی طرف سے کہا جاتا ہے''۔

**۴۔ عصمت:** اللہ تعالیٰ نے انبیاء اس لیے بھیجے ہیں کہ لوگ ہر حالت میں ان کی اطاعت کریں یعنی انبیاء کی غیر مشروط اطاعت کا حکم دیا، غیر مشروط کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت کے لیے کسی قسم کی شرط یا قید نہیں بلکہ ہر وقت اور ہر حالت میں ان کی اطاعت کی جائے، غیر مشروط اطاعت صرف اس کی، کی جا سکتی ہے جس سے کسی گناہ یا غلطی کا امکان نہ ہو، اس لیے انبیاء کو ہر طرح کے گناہوں اور غلطیوں سے پاک رکھا گیا ہے، دوسرے الفاظ میں نبی معصوم ہوتا ہے، اس سے نہ فکری واجتہادی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں نہ اخلاق واعمال کی لغزشیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کی فکر وبصیرت بھی حد درجہ کامل ہوتی ہے اور اس کی اخلاقی قوت بھی ایک طرف تو وہ احکام الٰہی کا منشاء سمجھنے اور ان سے اپنے اجتہاد کے ذریعے مزید احکام نکالنے کی بہترین صلاحیتیں رکھتا ہے، دوسری طرف اسے اپنے نفس پر پورا پورا قابو حاصل ہوتا ہے، اس کی اخلاقی حس اس کا خوف خدا اور اس کا اندیشہ آخرت اس درجہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں کہ گناہ کے محرکات سر اٹھا ہی نہیں پاتے اور ساتھ ہی خداوند کریم کی خصوصی نگرانی وحفاظت انہیں فکر واجتہاد کی غلطیوں اور اخلاق و اعمال کی کوتاہیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ نبی ایسا انسان کامل ہوتا ہے جو بے حد روحانی قوت کا مالک ہوتا ہے اور خواہشات نفسانی سے خود کو محفوظ رکھتا ہے۔

**خزاں 2015**

**سوال نمبر 21- عقیدہ توحید کا مفہوم واضح کرتے ہوئے کائنات کے ان پہلوؤں کا مفصل جائزہ پیش کریں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی یکتائی کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔**

**جواب: عقیدہ توحید کا مفہوم:**

عقیدہ عربی زبان کا لفظ ہے اور عقد سے نکلا ہے۔ عقد کے معنی ہے گرہ لگانا۔ عربی میں گرہ کو'' عُقدہ'' کہتے ہیں۔ اردو میں بھی یہ لفظ انہیں معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ جیسے عقدہ کشائی یعنی گرہ کھولنا، کوئی مشکل حل کرنا۔ گرہ مضبوطی سے باندھی جاتی ہے جو آسانی سے نہیں کھل سکتی۔ اسی مناسبت سے آدمی کے وہ پختہ خیالات اور اٹل نظریات جن پر وہ مضبوطی سے قائم ہو اور انہیں آسانی سے بدلنے پر آمادہ نہ ہو، عقیدہ کہلاتے ہیں۔ عقیدہ توحید یعنی اسلام کے پورے اعتقادی اور عملی نظام میں سب سے پہلی اور سب سے اہم چیز ''ایمان باللہ'' یعنی اللہ پر ایمان لانا ہے۔ یوں تو بہت سی قومیں اللہ پر ایمان رکھتی ہیں۔ لیکن اسلام کے نقطہ نظر سے ایمان باللہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ کو ایک مانا جائے اور کسی دوسرے کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ قرآن پاک نے اللہ تعالیٰ کا تعارف اس طرح کرایا ہے۔

یہی توحید کا مفہوم ہے۔ باقی جتنے عقائد ہیں ان سب کی تکمیل عقیدہ توحید سے ہوتی ہے۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ ان سب کا سرچشمہ ''توحید'' ہے۔

**صفات باری تعالیٰ:**

عقیدہ توحید صرف اس قدر نہیں کہ اللہ ایک ہے بلکہ اللہ کے صفات با کمال پر یقین رکھنا، عقیدے کی اصل جان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات دونوں میں یکتا ہے۔ ذات میں یکتا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی برابری نہیں کر سکتا۔ اس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ بیٹا کیونکہ باپ اور اولاد کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی حقیقت میں کوئی شریک نہیں تو نہ اللہ تعالیٰ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا بیٹی۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے: (لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا) (الاسراء: 111) ''اس کی کوئی اولاد نہیں''۔

صفات میں یکتا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کائنات کا خالق ومالک اللہ تعالیٰ ہی ہے جو حیّ اور قیوم اور قادر و رازّاق ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت وبندگی بجالائیں اور اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کریں اور اس کے سوا کسی کو لائقِ عبادت نہ جانیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

کاشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی تک کی تمام کلاسز کی ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے ہماری ویب سائٹ پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

خدا کو کسی نے دیکھا نہیں۔اس کی بنائی ہوئی کائنات اور اس کائنات میں پھیلی ہوئی نشانیوں کو دیکھ کر انسان خلق کائنات کی وحدانیت، قدرت اور علم وحکمت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔آیئے ہم کائنات کے کچھ پہلوؤں پر از سرِنو غور کریں۔

(1) کائنات اور دنیاوی نظم ونسق قادرِ مطلق ہی کی ذات قائم کئے ہوئے ہے۔اگر اس کائناتی نظام کو چلانے والے کئی معبود ہوتے تو یقیناً ان کے درمیان اختلاف ہوتا اور نظام کائنات مختلف افکار ونظریات کے تحت نہ صرف بدلتا رہتا بلکہ یہ کائنات تباہ وبرباد ہو جاتی اور اس کائنات میں جو نظم وضبط اور ترتیب کارفرما نظر آتی ہے وہ نہ ہوتی قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔ (لَو كَانَ فِيهِمَا الِهَةٌ اِلاَّ اللّٰهُ لَفَسَدَتَا) (الانبیا:22) ''ان دونوں یعنی (زمین وآسمان) میں علاوہ اللہ کے کوئی معبود ہوتا ہے تو ان دونوں میں فساد برپا ہو جاتا''۔

(2) ہر انسان کی شکل وصورت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔اسی طرح ہر ایک کی آواز الگ، نشانات جدا، خصلت وعادات جدا، پیدائش علیحدہ اور خاتمہ مختلف انداز میں۔ آخر وہ کون سی قدرت ہے جس کے تحت یہ کام ہو رہا ہے۔دنیا میں آج کروڑوں افراد ہیں اور ان کی پیدائش اور وفات کا سلسلہ سالہا سال سے چل رہا ہے اور چلتا رہے گا۔ لیکن تمام افراد کی انگلیوں کے پودوں کے نشانات حیرت انگیز طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ان تمام باتوں سے بنیادی سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کون سی قدرت ہے جس کے ماتحت یہ کام انجام پا رہا ہے۔انسان یہ سب کچھ دیکھتا ہے تو پکار اٹھتا ہے۔: (تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحسَنُ الخَالِقِينَ) (المومنون:14) ''بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، سب کاریگروں سے اچھا کاریگر''۔

(3) ایک معمولی جسم رکھنے والے انسان کو بڑی سے بڑی مخلوق پر برتری اور قوتِ تسخیر کس نے دی؟

(4) ان کی قوتیں اور استعدادی صلاحیتیں مختلف ہیں۔ایک شخص ڈاکٹر ہے تو دوسرا انجینئر، ایک مصنف ہے تو دوسرا شاعر۔

(5) انسان اپنی عقل وفہم، شعور وادراک، فلسفہ اور سائنس غرض کسی بھی طریقے سے اپنے بچپن کو جوانی اور جوانی کو بڑھاپے سے اور زندگی کو موت کی گرفت سے نہیں بچا سکتا۔

کاشان اکیڈمی

0334-5504551

**سوال نمبر 22- عقیدہ آخرت سے کیا مراد ہے؟ آخرت کا عقلی امکان اور قرآنی استدلال بیان کریں۔ (10)**

**جواب۔ لغوی واصلاحی معنی:**

Download Free Assignments from

''اخراۃ'' کے لفظی اور اصلاحی معنی بیان کرتے ہیں، عربی میں ''آخر'' کا معنی ہے ''آخری'' سب سے پیچھے کسی کی لمبائی، مثلاً رسی یا فاصلے وغیرہ کا دوسرا سرا (آخریات کی ضدیات مقابل کا لفظ ''اول'' ہے) انگریزی میں اسکا ترجمہ (Letter End، End یا Last) سے کر سکتے ہیں لفظ ''آخـــرۃ'' اِسی ''اخر'' کا مونث ہے۔قرآن کریم میں چونکہ یہ لفظ ''الـدار'' (گھر) سے بطور صفت کے استعمال ہوا ہے اور ''دار'' کا لفظ عربی میں مونث ہے جیسے اردو میں مکان کہیں تو مذکر اور کوٹھی کہیں تو مونث ہوگا، اس لیئے صفت بھی مونث ''اخرۃ'' استعمال ہوئی ہے۔اور یوں ''الـدار الا خرۃ'' کا معنی بنا ''آخری گھر'' کثرت سے استعمال سے ''دار'' کا لفظ ساتھ استعمال نہ ہونے پر صرف لفظ ''الاخرۃ'' کے معنی بھی وہی ''آخری گھر'' ہی ہوگے، ''یوم'' کا لفظ چونکہ عربی میں اردو کی طرح مذکر ہے۔اسلئے اس کے ساتھ ترکیب توصیفی میں ''آخر'' بھی مذکر استعمال ہوتا ہے اور یوں آخرت کے مغوی میں دوسرا لفظ ''الیوم الاخر'' بنتا ہے۔جسکے معنی ہیں ''آخری دن''۔

Solvedassignmentsaiou.com

**عقیدہ آخرت کی بنیاد:** عقیدہ آخرت کے خوشگوار اثرات اور ذریعہ تعلیم وتربیت کے طور پر اسکے استعمال کے فوائد دو طرح سے ظاہر ہو سکتے ہیں۔

ا۔ برائی سے بچنے میں ۲۔ نیکی کی طرف چلنے میں

**عقیدہ آخرت کا قرآنی استدلال:**

قرآن کریم نے ایک جگہ (سورۃ المومنون) میں انسان کی تخلیق اور تولید کے مختلف مراحل کا ذکر کر کے اس سے احسن الخالقین کی قدرت کاملہ پر استدلال کیا ہے۔اس کے بعد فرمایا ''تو پھر یقیناً اس کے بعد تم ضرور بھی مرنے والے ہو۔پھر یقیناً تم سب قیامت کے دن اُٹھائے جاؤ گے''

مرنے کے بعد دوبارہ زندگی کو زوردار الفاظ میں بیان کرنا خیر کوئی بات ہوئی موت کو ''یقیناً'' اور ''ضرور ہی'' واقع ہونے کی خبر دینا بھی نا قابل یقین بات ہے۔ کون نہیں جانتا کہ موت تو آئیگی ہی'' پھر ان آیتوں میں ''موت'' اور ''موت کے بعد زندگی'' کو یکساں یقین انگیز الفاظ بلکہ موت کے یقینی ہونے کو زیادہ تاکید کے ساتھ بیان کرنے میں آخر حکمت کیا ہے؟ ہاں یقیناً ہے آدمی اگر موت کے بعد آنے والی زندگی کو بھول بھی جائے تو اور صرف یہی یاد رکھے کہ اسے مرنا ضرور ہے اور کچھ معلوم نہیں موت کس وقت آجائے تو اتنی سی بات بھی اسے ہزاروں برائیوں سے روک سکتی ہے۔

**عقیدہ آخرت کا عقلی استدلال:**

عقیدہ آخرت کی حکمتوں، فائدوں، معاشرتی زندگی پر اس کے صحت منداثرات اور اخلاقی نظام میں اسکی اہمیت کا یہ صرف قانونی یا زیادہ سے زیادہ اخلاقی پہلو ہے۔یہ بھی اچھا ہے۔آخرت کی سزا کا تصور بس برائی سے بچا سکتا ہے۔بھلائیوں کی دوڑ میں آگے نکلنے پر آمادہ نہیں کر سکتا۔یہ کام عقیدہ آخرت کا دوسرا پہلو یعنی آخرت کی نعمتوں کے تصور سے ہوتا ہے۔عقیدہ آخرت اور اس دنیا کی زندگی کے حقیر وقلیل ہونے کے بارے میں قرآن کریم واسلام کے نقطہ نظر سے اسکا ناپسندیدہ رہبانیت اور ترک دنیا کے تصور سے کوئی تعلق نہیں۔اسکی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں مگر جسے اسلام کی تعلیمات سے غفلت اور بعض غیر اسلامی رجحانات کے زیر اثر خود مسلمانوں میں بھی راہ پا گیا تھا۔عقیدہ آخرت اس دنیا کی حق تلفی اور اس کی صحیح قدر وقیمت سے انکار کے بغیر صرف آخرت کی ترجیح پر قائم ہے۔اسکی بنیاد آخرت کی جدوجہد، حق وصداقت کے لیئے سعیء مسلسل اور لازوال زندگی کے حصول کے لیئے عارضی اور فانی خواہشات کی قربانی اور رضائے الٰہی کی طلب ہے۔مسلمانوں کے نئی نسل جو آجکل ہوس میں گرفتار نظر آرہی

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اے اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہے اس کو اس عقیدہ آخرت کی تجدید اس کے ازسرِ نو احیاء اور مسلمانوں میں اسکی اشاعت کی شدید ضرورت ہے۔

☆☆..........☆☆..........☆☆

**سوال نمبر 23-** درج ذیل پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔ (5+5=10)

**نماز کے فوائد۔** **عقیدۂ توحید کا اثر اجتماعی زندگی پر۔**

**جواب: نماز کے فوائد:** نماز کے انفرادی اور اجتماعی فوائد بے شمار ہیں۔

ا۔ نماز انسان کے اخلاق سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہے ایک شخص اللہ کے حضور دن میں پانچ مرتبہ حاضر ہوتا ہے اس طرح وہ بتدریج بے حیائی اور برائی سے بچتا ہے۔ اور اچھے اخلاق کی سمت بڑھتا ہے۔

۲۔ مسلسل نمازیں پڑھنے سے مسلمان کے دل میں یہ احساس رہتا ہے۔ کہ وہ کسی کا محکوم ہے اور اس کا کوئی حاکم ہے۔ یہاں تک کہ یہ بات اس کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے۔ اور اس کی حیات سنور جاتی ہے۔

۳۔ فرض شناسی اور احسن طریق سے کام سرانجام دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی قربت سے بندے کے دل میں یہ یقین پیدا ہوجاتا ہے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے۔ وہ خود کو کبھی تنہا محسوس نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے کا یقین اور احساس اسے گناہ کے کاموں سے روکتا ہے۔ اس کے دل سے خوف اور غم دور کرتا ہے۔ نمازوں کے درمیانی وقفے میں بھی اللہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔

۵۔ ضبطِ نفس کی عادت، نماز میں اوقات کی پابندی کے اہتمام، جسمانی حرکات، خصوصاً دعاؤں اور تسبیحوں کے پڑھنے اور امام کے ہر فعل کی اطاعت کرنے سے پختہ ہوجاتی ہے۔ یہ تمام پابندیاں، انسان کی نفسیاتی خواہشات کو اعتدال پر لے آتی ہیں۔ اور اس زندگی میں توازن پیدا کرتی ہیں۔

۶۔ نماز عملی قوتوں کو حرکت میں لانے کا بہترین سبب ہے۔ سستی اور کاہلی، نماز کے آداب و شرائط کے منافی ہے۔

۷۔ کسی فرد کی ترقی کا اہم سبب اس کے کام میں باقاعدگی ہے۔ نبی کریمؐ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو نماز انسان میں باقاعدگی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۸۔ جب مسلمان پانچوں وقت باجماعت نماز کے لیئے مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور صرف اللہ کی رضا کے لیئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کے درمیان دوستی اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ جو معاشرے کے لیئے بہت مفید ہے۔

۹۔ نماز باجماعت اور بالخصوص جمعہ اور عیدین کی نمازوں سے مسلمانوں میں میل جول اور تعاون کے جذبہ پیدا ہوتا ہے اور جب دن میں کئی دفعہ ملنے والے مسلمان رنگ و نسل، علاقے اور طبقے کے اختلافات سے بے پرواہ ہو کر ایک امام کے پیچھے صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ تو ان کے درمیان فکری وحدت کے علاوہ عملی مساوات بھی پیدا ہوتی ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

۱۰۔ نمازیوں کو مسجد میں آتے جاتے دیکھ کر نماز پڑھنے والے بھی نماز کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

۱۱۔ اجتماعی شکل میں انجام پانے والے اعمال کی کیفیات، انفرادی، اعمال کے مقابلے میں ہر لحاظ اور پہلو سے زیادہ موثر ہوتی ہیں۔ اس لیے اجتماعی نماز کا ثواب انفرادی نماز سے ستائیس گناہ زیادہ ہے۔ اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جماعت کی اہمت کتنی زیادہ ضروری ہے۔

**نماز کی اہمیت:** نماز کی اہمیت چونکہ مسلمان اور کافر کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔ اس لئے ہدایت اور تقوی کے بنیادی شرائط کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ نماز نجات کی شرط ہے اور ایمان کی محافظ ہے۔ نماز انسان کو بری عادات سے باز رکھتی ہے۔ اور نمازی کی حفاظت خود نماز کرتی ہے۔ بشرطیکہ پابندی سے نماز پڑھی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اسی بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ نماز کی پابندی کتنی فائدہ مند ہے۔

**قرآن مجید کی رو سے (المعارج 1923):** ''انسان کم ہمت پیدا ہوتا ہے۔ جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو بہت زیادہ گھبرا جاتا ہے۔ اور جب فارغ البالی ہوتی ہے تو حقوق سے بخل کرنے لگتا ہے مگر باقاعدگی سے نماز ادا کرنے والے سے اس سے مستثنیٰ ہیں۔''

قیامت کے روز جب ہر عمل کا حساب ہوگا تو اہل جہنم سے پوچھا جائے گا کہ کون سی چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈالا تو اسکا سبب نماز کا ادا نہ کرنا ہی بتائیں گے۔

**قرآن کریم میں ارشاد ہے (المدثر :42-43):** ترجمہ: ''تمہیں کون سی چیز دوزخ میں لائی؟ وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے''

نماز ہر آزاد، غلام، امیر و غریب، تندرست و بیمار، حاضر اور مقیم شخص پر ہمیشہ کے لیئے اور ہر حال میں فرض ہے۔ نماز تو میدان جنگ میں بھی فرض ہے۔ اور صلوۃ الخوف کے نام سے موسوم ہے۔ قرآن پاک میں بہت دفعہ اس کے بارے میں ذکر آیا ہے۔ اس سے پتی چلتا ہے کہ نماز کتنی زیادہ اہمیت کے حامل ہے۔

**نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے:**

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لے کر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لے کر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے سے آگے کام، بی اے، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ترجمہ (بخاری)"قیامت کے روز سب سے پہلے جو سوال ہوگا۔ وہ نماز کے بارے میں پوچھے جائے گا"۔

**عقیدۂ توحید کا اثر اجتماعی زندگی پر:**

عقیدۂ توحید کا انسان کی اجتماعی زندگی پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔ یہ تو طے شدہ امر ہے کہ انسان کی معاشرتی اور اجتماعی زندگی کی بنیاد عدل وانصاف اور صحیح مساوات پر قائم ہوتی ہے۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جب تک معبود کی وحدت کو تسلیم نہ کیا جائے اور تمام نسلِ انسانی کو برابر نہ سمجھا جائے، انسانی معاشرہ بہتر خطوط پر نہیں چل سکتا۔

آج کے جدید دور میں جبکہ سائنس نے بے اندازہ ترقی کر لی ہے، دنیا کی تمام اقوام قوم پرستی اور وطن پرستی جیسی لعنت سے آزاد نہیں ہو سکیں۔ ان کی وطن پرستی کا یہ عالم ہے کہ ہر حالت میں اپنے وطن کا ساتھ دے، خواہ وہ حق پر ہو یا نہ ہو۔ یہ قوم پرستی بھی درحقیقت شرک کی ایک صورت ہے۔ اس قوم پرستی کی لعنت کے سبب ہی گزشتہ نصف صدی میں تاریخ کی بھیانک اور ہولناک جنگیں ہو چکی ہیں اور آج بھی اسی وجہ سے انسانیت خطرات سے دوچار ہے۔

آج اقوام عالم میں افراتفری، انتشار اور نفرت کا سبب یہی ہے کہ ان میں نہ خدا مشترک ہے اور نہ آدمؑ۔ ہر قوم کا خدا الگ ہے، اس کی نسل الگ ہے، اس کی شہرت جدا ہے، اس کے اعتقادات اور اخلاق جدا ہیں اور ہر قوم اس تفریق کو نہ صرف قائم رکھنا چاہتی ہے بلکہ جبراً خود پر مسلط رکھنا باعث فخر سمجھتی ہے۔ جب تک ان کے دماغوں میں یہ گرہ موجود ہے اس وقت تک ان قوموں میں اتحاد کا کوئی مشترک رشتہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ مشترک رشتہ صرف اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے کہ وہ سب ایک خدا کو مانیں، اس کے نازل کردہ قانون کو اپنے لیے شریعت بنائیں اور خود کو حضرت آدمؑ کے گھرانے کا فرد سمجھیں۔ اس بنیاد پر بلاشبہ ایک عالمگیر سیاسی تنظیم کی ایک بلند و بالا عمارت قائم ہو جائے گی اور دنیا کی موجودہ مصیبتوں اور تکلیفوں کا خاتمہ ہو سکے گا۔ اس کے علاوہ جتنی بھی تدابیر اختیار کر لی جائیں، ان سے نہ تو مشکلات کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے اور نہ انسان کی اجتماعی زندگی کو خوشگواری اور راحت و سکون سے ہمکنار کیا جا سکے گا۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

**خزاں 2016**

**سوال نمبر 24-** **روزہ کی اہمیت اور فرضیت بیان کریں۔** **(10)**

Download Free Assignments from

**جواب:** **روزہ:** روزہ کے لیے عربی زبان میں صوم کا لفظ آیا ہے۔ اسکے لغوی معنی رُکنے کے ہیں۔

نماز کی طرح روزہ بھی اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ روزہ ایک ایسی عبارت ہے۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے۔ جو پچھلی قوموں پر بھی فرض تھی۔

Solvedassignmentsaiou.com

فرمان الٰہی ہے۔

**ترجمہ:** اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے ہوئے تھے۔ تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

روزے کی فرضیت میں پرہیزگاری کی حکمت پوشیدہ ہے جو تمام پچھلی قوموں کے لیے بھی فرض کی گئی تھی۔ اور اب بھی اسی طرح فرض کی گئی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

**ترجمہ:** ماہ رمضان ہے۔ جسمیں قرآن مجید بھیجا گیا ہے۔ جسکا ایک وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لیے (ذریعہ) ہدایت ہے۔ اور واضح الدلالت ہے منجملہ ان کتب کے جو کہ (ذریعہ) ہدایت بھی ہیں اور / حق و باطل) میں فیصلہ کرنے والی بھی ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو۔ اسکو ضرور اس ماہ میں روزہ رکھنا چاہیے۔

ارشاد نبویؐ ہے۔

**ترجمہ:** آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب اللہ تعالیٰ کے یہاں دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہو جاتا ہے۔ مگر روزے کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔

**اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔**

روزہ تو خاص میرے لیے ہے اس لیے اسکا ثواب میں اپنی مرضی سے جتنا چاہے دوں گا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

**ترجمہ:** جو شخص رمضان میں کسی روزے دار کو روزہ افطار کروائے گا۔ وہ اپنے گناہ معاف کرا لے گا۔ اور خود کو دوزخ کی آگ سے بچا لے گا۔ اور اسے روزہ دار جتنا ہی ثواب ملے گا۔ جبکہ روزہ دار کے اپنے ثواب میں کمی واقع نہ ہوگی۔

**معاشی اثرات وثمرات:**

**روحانی قوت:** روزے سے انسان کی روحانی قوت تیز تر ہو جاتی ہے۔ اس لیے رمضان کو دلوں کی روشن کرنے والا مہینہ بھی کہا جاتا ہے۔

**برائی سے بچنا:** روزہ صرف کھانے پینے اور نفسانی خواہشات ترک کرنے کا نام نہیں بلکہ ہر طرح کی چھوٹی بُرائی سے بچنے کا نام ہے۔

**ضبط نفس:** ضبط نفس روزے کی اساس ہے۔

**قولی وعملی عبادت:** روزے سے قولی و عملی دونوں طرح کی عبادت ہوتی ہے۔

**صبر کا مادہ:** روزہ رکھنے سے ایمان پختہ ہوتا ہے۔ اور دن بھر کچھ نہ کھانے پینے اور اللہ کی جانب لو لگانے سے صبر کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور مشکلات کے حل کے لیے حوصلہ ملتا ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**ایثار کو فروغ:** کم غذا پر قناعت کی عادت سے آپس میں ایثار کو فروغ ملتا ہے۔

**صحت مند معاشرے کی تشکیل:** بھوک پیاس جسم کے کثیف مادے ختم ہو جاتے ہیں۔لمبی تشخیص کے مطابق صحت کی بہتری کے لیے ہفتے میں ایک دن کچھ نہیں کھانا چاہیے ۔اس سے ذہنی صحت بھی اچھی رہتی ہے۔صحت مند معاشرے کی تشکیل اور قومی ترقی میں روزے کا بڑا دخل ہے۔

**باہمی مساوات واتحاد:** ایک ہی وقت میں پوری ملت اسلامیہ کا ایک ہی عبادت مشغول ہو جانا، باہمی مساوات واتحاد کا باعث ہے۔رمضان کو مساوات اور غم گساری کا مہینہ بھی کہا جاتا ہے۔ایمان اور اخلاص کے ساتھ رکھے گئے روزوں سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔خواہشات نفس پر قابو پا کر ایک شخص برائی سے نفرت کرنے لگتا ہے۔اور نیکی کی طرف راغب ہوتا ہے۔ضبط نفس کی یہ کیفیت اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک بے حد پسندیدہ ہے۔

☆☆..........☆☆..........☆☆

**سوال نمبر 24-** درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں۔ **(10)**

**نسخ شرائع سابقہ۔ خالق ارض وسماء۔ مسبب الاسباب۔قادر مطلق۔اصطلاح۔عصمت۔فقہی۔القاء۔رجائیت۔مراتب**

کاشان اکیڈمی
03345504551

| نمبر شمار | الفاظ | معنی |
|---|---|---|
| ا۔ | نسخ شرائع سابقہ | پچھلے تمام منسوخ ہوئے |
| ۲۔ | خالق ارض وسماء | زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا |
| ۳۔ | مسبب الاسباب | تمام قسم کے اسباب پیدا کرنے والا |
| ۴۔ | قادر مطلق | اکیلا قدرت والا |
| ۵۔ | اصطلاح | لغت میں بیان |
| ۶۔ | عصمت | عزت۔عظمت |
| ۷۔ | فقہی | فقہ سے متعلق |
| ۸۔ | القاء | دل میں بات ڈال دینا |
| ۹۔ | رجائیت | ایک جگہ کا ہوا۔آگے نہ بڑھنے والا |
| ۱۰۔ | مراتب | ترتیب دینا |

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

☆☆..........☆☆..........☆☆

**سوال نمبر 25-** قرآن حکیم کی تدوین عہد صدیقی اور عہد عثمانی میں بیان کریں۔ **(10)**

**جواب:** **قرآن حکیم کی تدوین عہد صدیقی میں:**

آنحضرتؐ کے وصال کے بعد یکا یک بہت سے فتنے اٹھ کھڑے ہوئے جن میں ایک نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کا فتنہ بھی تھا۔نبوت کے جھوٹے دعوے کرنے والوں میں ایک شخص مسیلمہ ایک بڑے قبیلے کا فرد تھا۔اسکے ساتھ لڑائی میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے جن میں خاصی تعداد حفاظ کی تھی اگر چہ ان لوگوں کی تعداد اب بھی بہت زیادہ تھی جن کو مکمل قرآن حکیم یاد تھا۔لیکن ایک تو اس لیے کہ حضورؐ کے وصال کے بعد کسی نئی آیت کے نزول کا امکان نہیں تھا۔اور دوسرے اس لئے کہ کبھی ہنگامی حالت میں ضرورت پڑ جائے۔ان دو باتوں کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں نبی اکرمؐ کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق حافظوں کی ایک کمیٹی نے پورے قرآن کا ایک مجموعہ لکھ دیا۔اس کمیٹی کے سیکرٹری حضرت زید بن حارثؓ تھے۔جو خود حافظ قرآن تھے۔اور دوسری باتوں کے علاوہ انکی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ آنحضرتؐ اور جبرائیلؑ کے ساتھ آخری دور قرآن میں شامل رہے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حکم سے حضرت زیدؓ کے پاس وہ تمام چیزیں جمع کرادی گئیں جن پر حضورؐ اپنے خاص اہتمام سے آیات اور سورتیں لکھوائی تھیں۔اسکے بعد منادی کرا کے وہ تمام تحریریں بھی اکھٹی کر لی گئیں جو مختلف صحابہ کرامؓ نے اپنے لئے لکھ کر محفوظ رکھی ہوئی تھیں۔

حضرت زیدؓ کا طریق کار یہ تھا کہ وہ ایک آیت کو لکھنے سے پہلے اس تحریری مجموعے میں دیکھتے۔پھر آیت کی ترتیب کے لیئے حفاظ کی یاداشت سے اسکا مقابلہ کرتے اور پھر اسے لکھتے صرف حفظ یا صرف تحریر کے اعتماد پر جمع نہیں کرتے تھے۔بلکہ دونوں کی تصدیق ضروری تھی۔

اسی طرح کمال احتیاط،مقابلے اور تصیح کے بعد قرآن حکیم ایک کتاب کی شکل میں یکجا کیا گیا۔جو عبارت الفاظ وترتیب ہر لحاظ سے وہی قرآن تھا جو حضورؐ پر نازل ہوا اور بے شمار صحابہ کرامؓ کو یاد تھا۔قرآن حکیم کا یہ نسخہ جسے معحف کہتے ہیں۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس رہا انکی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس رہا اور انکی شہادت کے بعد حضرت حفصہؓ کے پاس آ گیا۔جو حضرت عمر فاروقؓ کی صاحبزادی اور حضورؐ کی زوجہ مطہرہ تھیں۔حضرت عثمانؓ کے پاس اپنا نسخہ موجود تھا۔اس لیئے انہوں نے اسکی

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی الغرض اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ضرورت نہیں سمجھی ۔انکے علاوہ دوسرے صحابہ کرامؓ کے پاس بھی اپنے اپنے نسخے موجود تھے۔

**عہد عثمانی میں:۔** حضرت عثمانؓ کے زمانے میں جب کہ بکثرت غیر عرب مسلمان ہو چکے تھے۔اورانہیں قرآن کی تلاوت میں دقت پیش آتی اور غلطیاں کرتے ،ان غلطیوں کی وجہ سے آپس میں اختلافات پیدا ہونے کا خطرہ ہوا تو حضرت عثمانؓ نے صحابہ کرامؓ کے مشورہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ والے نسخے کی کئی نقلیں تیار کرائیں اور مزید احتیاط کے لیے ان میں سے ہر نسخہ پورے کا پورا مسجد نبویؐ میں حفاظِ کرام کے سامنے پڑھوایا۔تاکہ کوئی غلطی نہ رہے اور پھر مختلف صوبوں کی صدر مقام پر ایک ایک نسخہ بھیجا۔

اس وقت تک مصاحف میں حرکات (زیر، زبر، پیش) نہیں تھیں۔اس لیے حضرت عثمانؓ نے قرآن کے ہر نسخے کے ساتھ ایک مستند اور مشہور حافظ وقاری بھی بھجا جو اس شہر کے لوگوں کو ٹھیک ٹھیک قرآن پڑھانے پر مامور کیا گیا۔آج دنیا میں قرآن حکیم کے جتنے نسخے ہیں وہ سب حضرت عثمانؓ کے ان نسخوں کے مطابق ہیں اس طرح قرآن حکیم دنیا بھی میں آج تک اسی طریقے سے لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔جس طرح وہ رسول اکرمؐ کے زمانے میں لکھا اور پڑھا جاتا تھا۔

**26 زکوۃ کے نصاب ادا کرنے کے اصول اور فوائد تحریر کریں۔ (10)**

**جواب۔ زکوۃ۔**

زکوۃ کے معنی پاک کرنے کے ہیں کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار زکوٰۃ کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ نے کئی بار تائید فرمائی ہے اور کہا ہے کہ نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی بھی لازمی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ! ''اور میری رحمت ہر شے پر حاوی ہے تو میں اسے ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔پھر ایک اور جگہ ارشاد ہوا کہ ''اگر تم اللہ کو قرض حسنہ (زکوٰۃ وصدقات) دو تو وہ اس کے ثواب کو تمہارے لئے بڑھاتا رہے گا اور تم کو معاف کر دے گا،وہ تو بڑا قدر دان اور تحمل والا ہے۔

پھر ایک جگہ اور ارشاد ہوا کہ! ''اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو،تو ایسے ہی لوگ اپنے مال کو دُگنا کرنے والے ہیں''۔ہاں جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے ہیں ان کے لئے بھی قرآن مجید میں اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ایسے لوگوں کو بہت دردناک عذاب ہوگا۔

**زکواۃ دینے کا طریقہ۔** احادیث مبارکہ سے زکوٰۃ کے بارے میں تفصیلی احکام ثابت ہیں جو فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں مختصر یہ جان لینا ضروری ہے کہ کتنے قسم کے اموال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ اقسام حسب ذیل ہیں۔

نقدروپیہ سونا چاندی زرعی پیداوار مویشی (بھیڑ،بکری،گائے،بیل اونٹ) معدنیات دفینہ

دفینہ اور معدنیات کے علاوہ تمام اقسام کی کم از کم مقدار مقرر فرمائی جس پر زکوٰۃ لی جائے گی اس مقدار کو نسان کہا جاتا ہے شرح بھی مقرر فرمادی جس کی چار قسمیں ہیں۔ بیس فیصد،دس فیصد،پانچ فیصد،ڈھائی فیصد۔

**زکواۃ کے اثرات:**

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ بے حد اہمیت کا حامل ہے۔کیونکہ انسانی معاشرے کے قیام میں نظام معیشت کو بنیادی اور اساسی حیثیت حاصل ہے۔نظام زکوٰۃ کی اسی اہمیت کی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ سے جہاد فرمایا حالانکہ وہ اسلام کی دوسری باتوں کو مانتے تھے اور تاکید کی ''میں اپنی زندگی میں ان دونوں فرائض منصبی ،نماز اور زکوٰۃ) کی تعمیل میں کوئی فرق نہیں ہونے دوں گا۔اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کے عمل سے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ اپنے بندے کا یہ قرض کئی گنا بڑھا کر واپس کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔زکوۃ جہاں معاشرتی اقدار اور مساوات کو فروغ دینے میں مددگار ہے وہی پر وہ لوگوں کے حقوق کا تحفظ بھی کرتا ہے زکوۃ لینے والا اگر اس بات کی اہمیت کو سمجھ لے کہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہوں اور اسی سے مانگنا میرا پہلا وطیرہ ہونا چاہیے نا کہ میں اپنی ضروریات کے لیے دوسرں کا تابع بنوں تو وقتاً فوقتاً اس میں خود اعتمادی اور غیرت کا عنصر جاگتا جاتا ہے اور بالآخر وہ اپنی محنت کے کمانے اور اچھا روزگار کمانے کی کوششوں میں لگ جاتا ہے اس کا سب سے بڑا معاشرتی فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ لوگوں میں جرائم کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور وہ محرومی سے بچ جانے کی وجہ سے لوگوں کے مال اور ان کے حقوق غصب کرنے جیسی کوتاہی سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔

**زکواۃ کے فوائد واہمیت:**

زکوۃ کی معاشرے میں معاشی اور معاشرتی حیثیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس سے معاشرے میں کوئی فرد خود کو مفلس تصور نہیں کر سکتا ہے آج بھی جن اسلامی ریاستوں میں زکوۃ کا نظام شفاف اور منظّم ہے ان کی معاشی حالت بھی بہتر ہے معاشرے میں برابری اور میانہ روی کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے اس انمول قانون کو دل اور جان سے قبول کیا جائے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے طرف سے زبردستی تھونپا نہیں گیا بلکہ اس میں عام مسلمان کا ہی بھلا اور اس کی بہتری ہے پھر مال کو پاک کرنے کا وعدہ بھی اللہ ہی کرتا ہے کہ میں اس شخص کے مال کو پاک کر دیتا ہوں جو برابر زکوۃ ادا کرتا رہتا ہے غریب مساکین اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے سے جہاں معاشرے میں غربت میں کمی آتی ہے وہی پر لوگ جب خود کفیل ہو جائے گے تو انہیں برے راستے اپنانے کا موقع بھی نہیں ملے گا اور وہ اپنی مرضی سے اس امداد سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں عزت کی روزی کمانے کے ذرائع بھی تلاش کرنا شروع کر دینگے۔معاشرتی اقدار کو فروغ دینے کے لیے ہر سطح پر

گلستان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،الغرض اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

زکوٰۃ کی مکمل فراہمی اور اس کی ترسیل کا نظام بہت ضروری ہے جو معاشرے یا افراد زکوٰۃ کی اہمیت اور افادیت سے انکار کرتے ہیں وہ معاشی طور پر دنیا میں بھی ذلیل اور رسوا ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں۔

☆☆..........☆☆..........☆☆

**سوال نمبر 27- درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔ (10)**

1- وحی کی اقسام کون کون سی ہیں؟

**جواب: وحی کی دو اقسام ہوتی ہیں (۱) وحی متلو یعنی تلاوت کی جانے والی وحی (۲) وحی غیر متلو یعنی وہ وحی جس کی تلاوت نہیں کی جاتی۔**

**2- تین غیر عرب صحابہ کے نام بتائیں۔**

**جواب: حضرت سلیمان فارسیؓ، حضرت بلال حبشیؓ، حضرت صہیب رومیؓ۔**

3- ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

**جواب: ختم نبوت سے مراد ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی اس دنیا میں نہیں آئے گا۔**

4- اشرف المخلوقات سے کیا مراد ہے؟

**جواب: اشرف المخلوقات سے انسان مراد ہے۔**

5- چار مشہور فرشتوں کے نام بتائیں۔

**جواب: حضرت جبرائیلؑ، حضرت میکائیلؑ، حضرت عزرائیلؑ، حضرت اسرافیلؑ**

6- حج کی ادائیگی کے مراحل کو اصطلاح میں کیا کہتے ہیں؟

**جواب: حج کی ادائیگی کے مراحل کو اصطلاح میں مناسک حج کہتے ہیں۔**

7- دوران حج حاجیوں کے لیے کیا پڑھنا واجب ہے؟

**جواب: دوران حج حاجیوں کے لیے "تلبیہ" یعنی (لبیك اللهم لبیك) پڑھنا واجب ہے۔**

8- عرب فرشتوں کو کیا سمجھتے تھے؟

**جواب: عرب فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں سمجھتے تھے۔**

9- ملائکہ سے کیا مراد ہے؟

**جواب: ملائکہ سے مراد فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔**

10- کیا صرف کلمۂ شہادت ادا کرنے سے کوئی شخص کامل مومن ہو سکتا ہے؟

**جواب: نہیں صرف کلمۂ شہادت ادا کرنے سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا۔**

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**سوال نمبر 28- رحمت کا مفہوم اور حضور ﷺ کا تمام جہانوں کے لیے باعث رحمت ہونا بیان کریں۔ (10)**

**جواب:۔ رحمت کا مفہوم:**

جب ہم کسی بھوکے ننگے انسان کو دیکھتے ہیں تو ہمارے دل میں خود بخود یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس کو کھانا کھلائیں اور لباس پہنا سکیں۔ اسی طرح کسی بھی حاجت مند کو دیکھ کر ہمارے دل میں اس کی مدد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس جذبے میں اس شخص کے ساتھ ہمدردی، محبت اور شفقت بھی ہوتی ہے اور اس کی مشکل دور کرنے کی خواہش بھی۔ اسی کا نام رحم یا رحمت ہے۔ تقریباً ہر آدمی میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے لیکن بالعموم یہ جذبات محدود ہوتے ہیں مثلاً ایک ماں اپنے بچے کے لیے جتنی رحم دل ہوتی ہے۔ دوسرے بچوں کے لیے اتنی نہیں ہو سکتی۔ ہمیں اپنے قریبی عزیزوں کی تکلیفیں دیکھ کر جتنا ترس آتا ہے، دوسرے لوگوں کو دیکھ کر اتنا نہیں آتا یا ہم انسانوں کے لیے جتنے رحم دل ہوتے، حیوانوں کے لیے اتنے نہیں ہو سکتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے اندر رحم کا جذبہ محدود ہے۔

**تمام جہانوں کے لیے رحمت:**

دنیا میں ایک ہستی ایسی بھی آئی جس کے رحم کے جذبات غیر محدود تھے۔ وہ اپنوں کے لیے بھی سراپا رحمت تھے اور غیروں کے لیے بھی۔ انسانوں کے لیے بھی رحیم تھے اور حیوانوں کے لیے بھی۔ وہ ہستی حضرت محمد ﷺ کی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی صفت "ربّ العالمین" بیان فرمائی ہے اور اپنے محمد ﷺ کی صفت "رحمۃ اللعالمین" بیان فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح خداوند تعالیٰ کی ربوبیت عام ہے اسی طرح اس کے نبی ﷺ کی رحمت اور کریم بھی سب کے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

لیے ہے۔خداوند کریم نے محمد ﷺ کو سراپا رحمت اور شفقت بنا کر بھیجا۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء:107) ترجمہ" ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت ونبوت اور اس دنیا میں آمد ہی دراصل اس دنیا اور دنیا والوں کے لیے رحمت کا باعث ہے۔آپ ﷺ کی رحمت اور شفقت ہر خاص وعام کے لیے یکساں تھی جس سے نہ صرف انسان بلکہ چرند پرند،حیوانات اور نباتات بھی بہرہ ور ہوئے۔یہ آپ ﷺ کی رحمت وشفقت ہی کا فیض تھا کہ غلام آپ ﷺ کو اپنا محسن سمجھتے ،یتیم آپ ﷺ کو اپنا سہارا سمجھتے ،غریبوں کو اعتماد ہوتا کہ آپ ﷺ انہیں سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔دردمند اپنی مُدّعا آپ ﷺ سے ہی پاتے تھے۔قرآن کریم میں ارشاد ہے:

ترجمہ:"(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے (اور) مہربان ہیں"۔

آپ ﷺ رحمت اللعالمین ہیں اور یہ اعجاز ،یہ برتری آپ ﷺ ہی کو حاصل ہے کہ اس جاہلیت کے دور کو یکسر بدل دیا جب کہ انسانوں میں اونچ نیچ کا اس قدر امتیاز تھا کہ کچھ لوگوں کو خدائی کا درجہ حاصل تھا اور کچھ دوسرے انسان حیوانوں سے بھی کم تر سمجھے جاتے۔آپ ﷺ نے انسانی برادری میں تفریق ختم کی اور مساوات قائم کر دی۔آپ ﷺ نے حضرت بلال حبشیؓ اور دیگر غلاموں کی عزت اس قدر بڑھائی کہ انہیں حکمرانوں اور سربراہوں کے مساوی درجہ عطا فرمایا۔

رحمت خداوندی وسیع سمندر کی مانند ہے جس سے امیر غریب،چھوٹے بڑے،آقا و غلام یکساں فیض پاتے ہیں۔رحمت خداوندی آنحضور ﷺ کی صورت میں دنیا میں نازل ہوئی جس سے ہدایت کے پیاسے انسان سیراب ہوئے۔اسی وجہ سے آپ ﷺ کو تمام عالمِ انسانیت کے لیے نمونہ ہدایت وعمل قرار دیا جاتا ہے۔

ایک جگہ ارشاد ہوا:

ترجمہ: "پس اللہ کی رحمت کے سبب آپ ﷺ ان کے لیے رحم دل ہوئے اگر آپ ﷺ بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ آپ ﷺ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے"۔

نبی کریم ﷺ نے دعا کی تھی کہ اے خدا اگر میں کسی کو انسان ہونے کے سبب بدُعا بھی دے بیٹھوں تو میری اس بدُعا کو بھی اس کے حق میں رحمت وبرکت،گناہوں سے پاکی اور اپنے قرب کا باعث بنا دینا۔

گلشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

سوال نمبر 29 حدیث وسنت کا فرق بتاتے ہوئے حدیث کی دینی حیثیت کی وضاحت کریں۔ (10)

**جواب: حدیث اور سنت میں فرق:**

حدیث وسنت میں آج کل کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔جس طرح حدیث سے حضور ﷺ کا قول ،فعل اور تقریر مراد لی جاتی ہے اسی طرح سنت سے بھی یہی تین چیزیں مراد لی جاتی ہیں۔البتہ پہلے یہ فرق کیا جاتا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی بات کو حدیث اور آپ ﷺ کے کام کو سنت کہا جاتا تھا۔مثلاً اگر ہم یہ کہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیشہ فجر کے فرضوں سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی ہے تو اس کا تعلق آپ ﷺ کے عمل سے ہے اس لیے سنت کہلائے گی اور اگر ہم کہیں کہ آپ ﷺ نے فجر کے فرضوں سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے کی تاکید کی تو اس کا تعلق آپ ﷺ کے قول سے ہے اس لیے اسے حدیث کہیں گے لیکن اب حدیث کو سنت اور سنت کو حدیث کہہ دیتے ہیں اور اس میں زیادہ فرق نہیں کیا جاتا۔آیئے حدیث کی تعریف ایک بار پھر دہرائیں۔

"رسول اکرم ﷺ کے قول ،فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں"

**حدیث کی دینی حیثیت:**

قرآن حکیم الفاظ کی صورت میں نازل ہوا۔اس میں بہت سے احکامات ایسے ہیں .جو مجمل ہیں اور ان کی تفصیل وتشریح قرآن حکیم میں نہیں ہے مثلا سینکڑوں پر نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا مگر قرآن میں کہیں بھی نماز پڑھنے کا طریقہ نماز کی رکعات اور اوقات وغیرہ کے بارے میں واضح طور پر نہیں بتایا گیا اللہ تعالی نے قرآن کے ذریعے مجمل احکام یا اصول بیان کرکے اور اپنی پسند اور ناپسند کا اظہار کرکے یہ کام رسول اکرم ﷺ کے سپرد کر دیا کہ آپ ﷺ نہ صرف لفظی طور پر ان احکام کی تفصیلات لوگوں کو بتائیں بلکہ انکے مطابق عمل بھی کر کے دکھائیں قرآن حکیم نے صاف طور پر بتایا ہے کہ یہ کام رسول ﷺ کے سپرد کیا گیا ہے

ارشاد ربانی ہے

**وانزلنا الیك الذكر لتبین للناس ما نزل الیهم**

اور ہم نے آپ ﷺ کی طرف ذکر (قرآن) اتارا،تاکہ جو کچھ اتارا گیا اسے آپ ﷺ لوگوں کے سامنے تفصیل سے بیان کریں

اسی بات کو ہم ایک مثال سمجھتے ہیں "فرض کیجئے ایک سفیر کسی سربراہ حکومت کی طرف سے دوسرے سربراہ حکومت کے پاس ایک خط لے کر جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ خط میں زیادہ تفصیلات درج نہیں ہوں گی لیکن جس مسئلے کے لئے سفیر بھیجا جاتا ہے،اس مسئلے پر جب گفتگو ہوگی تو سفیر کا بیان کیا ہوا ایک ایک لفظ بھیجنے والے سربراہ حکومت کا ہی سمجھا جائے گا" قرآن حکیم میں کئی بار صراحت کے ساتھ یہ حکم دیا گیا ہے کہ رسول ﷺ اللہ کا کہا مانو،آپ ﷺ کی اطاعت کرو آپ ﷺ کی اطاعت اور پیروی کی اہمیت مختلف انداز سے واضح کی گئی ہے جیسے ا۔آپ ﷺ کی ذات مبارک ہر مسلمان کے لئے نمونہ ہے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**لقد کا ن لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنتہ لمن کا ن یر جو اللہ و الیوم الاخر**

''تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے اس کے لئے جو امید رکھتا ہے اللہ کی اور روز قیامت کی''

۲۔آپ ﷺ کی اتباع ہر مومن پر فرض ہے

**فا ضو باللہ ورسولہ النبی الامی ا لذی یومن با للہ و کلمتہ واتبعوہ**

''اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی امی پر، جو یقین رکھتا ہے اللہ پر اور اس کے سب کلاموں پر اور اس کی پیروی کرو''

۳۔جو کچھ آپ ﷺ دیں اس کو لینا اور جس سے منع کریں اس سے باز رہنا ضروری ہے

**وما الکم الرسول مخذوہ وما لھکم عذہ فا نتھوا**

''اور جو کچھ رسول تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو''

۴۔اللہ سے محبت کے لئے آپ ﷺ کی پیروی ضروری ہے

**قل ان کنتم تحبون اللہ فا تبعونی**

''کہہ دیجے !اگر تم اللہ تعالی سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو''

۵۔جب آپ ﷺ کسی معاملے کا فیصلہ فرما دیں تو اس فیصلے کو نہ ماننے بلکہ اس پر دل میں تنگی محسوس کرنے سے بھی ایمان ختم ہو جاتا ہے

کاشان اکیڈمی

**فلا وربك لا یومنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم ثم لا یجدو امي ا نفسهم فر جا مما و یسلمو تسلیما**

''تمہارے رب کی قسم جب تک یہ لوگ اپنے جھگڑوں میں آپ ﷺ کو منصف نہ بنالیں اور جو فیصلہ آپ ﷺ کر دیں اس میں دل تنگی محسوس نہ کریں بلکہ خوشی سے مان لیں،اس وقت مومن نہیں ہو سکتے ٦۔آپ ﷺ کی اطاعت در حقیقت اللہ کی اطاعت ہے۔

0334-5504551

**ما ارسلنامن رسول الا لیطا ع یاذن اللہ**

''ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس مقصد کے لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے

Download Free Assignments from

''**من یطع ا لرسول فقد ا طا ع اللہ** ''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی'' مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی رسول اکرم ﷺ کی غیر مشروط اطاعت کرے. آپ ﷺ جس چیز کو جائز قرار دیں اسے جائز سمجھے، جسے حرام قرار دیں اسے حرام سمجھے. جو کام کرنے کا حکم دے وہ کرے اور جن کام سے روکے ان سے باز رہے گویا اللہ تعالی نے حضور ﷺ کو صاف اور صریح الفاظ میں شارع یعنی قانون ساز (Law Girer) بنایا ہے.

Solvedassignmentsaiou.com

**سوال نمبر 30- صبر و استقلال سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے صبر و استقلال کی کس انداز میں تلقین فرمائی ہے؟ (10)**

**جواب: :صبر و استقلال:**

صبر کے معنی روکنے اور مصیبت و ناکامی میں ضبط اور برداشت سے کام لینے کے ہیں، استقلال کے معنی ہیں، بڑی سے بڑی مصیبت میں بھی ثابت قدم رہنا، مصائب کا عزم و ہمت اور جواں مردی سے مقابلہ کرنا، صبر سے انسانی عزم اور ثابت قدمی کا امتحان ہوتا ہے، صبر مقامات تک پہنچنے کا بہترین ذریعہ ہے. ان حالات میں جب کہ حضور ﷺ کو کفار طرح طرح سے ستا رہے تھے۔ ارشاد فرمایا.

''اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں''

اس آیت ربانی سے معلوم ہوتا ہے کہ تکلیفوں اور مصیبتون کے وقت برداشت اور حوصلے سے کام لینا بڑا کمال ہے یہ آنحضور ﷺ کے صبر و استقلال ہی کا نتیجہ ہے کہ اسلام کی اشاعت اور ترویج ہوئی. اسلام اور مسلمانوں کے دشمن آپ ﷺ کے صبر سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آخر کار ایمان لے آئے اور اشاعت اسلام میں شامل ہو گئے.

''اے اہل ایمان (کفار کے مقابلے میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر) جمے رہو اور خدا سے ڈرو تا کہ کامیابی حاصل ہو''

جنگ احد میں کفار نے آنحضور ﷺ کو زخمی کیا۔آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید کیے۔صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ انہیں بد دعا دیجیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا''

دعا فرمائی: **''اے خدا! میری قوم کو ہدایت فرما وہ مجھے نہیں جانتے''**

نماز پڑھتے وقت آپ ﷺ پر اونٹ کی اوجھڑی ڈالی گئی، اہل طائف نے سنگ باری کی اہل مکہ نے سوشل بائیکاٹ کیا اور آپ ﷺ نے خاندان بنو ہاشم کے ہمراہ شعیب ابی طالب کی گھاٹی میں تین سال سخت اذیت میں گزارے مگر وآپ ﷺ کے پائے استقلال میں زرا فرق نہ آیا یہ آپ ﷺ کے صبر و استقلال ہی کا نتیجہ تھا کہ کفار اپنی حرکتوں سے باز آتے گئے اسلام کی طرف راغب ہوتے گئے یہ آپ ﷺ کے صبر و استقلال ہی کا صلہ تھا کہ آپ ﷺ کو فتح مکہ جیسی عظیم شان بخشی.

**سوال نمبر 31: رذائل اخلاق سے کیا مراد ہے؟ جھوٹ کے نقصانات کے بارے میں تحریر کریں۔**

**جواب: رذائل اخلاق:** رذائل اخلاق کا مطلب برے اخلاق ہے جس طرح اچھے اخلاق کی طویل فہرست ہے اسی طرح برے اخلاق بھی بہت سے ہیں. لیکن ان میں جو بہت زیادہ برے اور ہمارے اخلاقی اور معاشرتی زندگی کے لئے بہت بقصان دہ ہیں. بڑے بڑے رذائل اخلاق درج ذیل ہیں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

1۔ جھوٹ بولنا 2۔ غیبت 3۔ منافقت 4۔ تکبر 5۔ حسد

1.**جھوٹ:** رذائل اخلاق میں جھوٹ بولنا سب سے بری عادت ہے جھوٹ کو عربی میں ''کذب'' کہتے ہیں جس طرح صدق کئی اچھائیوں کو جنم دیتی ہے۔اسی طرح اسکا الٹ کذب کئی برائیوں میں اضافہ کرتا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف اور جھوٹ بولتے بولتے آدمی خدا کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے''

جھوٹے کے لئے قرآن حکیم میں سخت وعید آئی ہے

**ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکذبین**

''اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو''

ایک اور جگہ ارشاد ہے

**ان اللہ لا یھدی من ھو کذب کفار**

''اللہ تعالی جھوٹے، ناشکرے، احسان فراموش کو راہ نہیں دکھاتا''

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اسکے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے

حضور ﷺ نے فرمایا:

''سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تمہاری بات کو سچ سمجھے، حالانکہ تم نے جو بات اس سے کہی ہے، وہ جھوٹی تھی''

**خزاں 2012**

**سوال نمبر 32- کسب حلال کی اہمیت دور نبوی ﷺ کے واقعات کی روشنی میں واضح کریں۔ (10)**

**جواب:**

**کسب حلال:** آنحضرت ﷺ نے کسب حلال کو نماز کے بعد سب سے بڑا فرض قرار دیا ہے ارشاد نبویؐ طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ

ترجمہ ''حلال روزی کمانا فرائض کے بعد اہم ترین فریضہ ہے''

آپ نے فرمایا:

ان الشرف اکسب کسب الرجل من یدہ ترجمہ '' بہترین کمائی آدمی کے لیے اپنے ہاتھ کی کمائی ہے''

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انصار کا ایک آدمی حضرت محمد ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا آپ ؐ نے دریافت فرمایا: کہ تمہارے گھر میں کچھ ہے؟ اس نے کہا کہ ایک ٹاٹ ہے جسے ہم آدھا اوڑھ لیتے ہیں اور آدھا بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں پانی پیتے ہیں آپ ؐ نے وہ دونوں چیزیں منگوا کر فروخت کر دیں جنکی قیمت دو درہم وصول ہوئے۔آپؐ نے انصاری سے فرمایا کہ ایک درہم کا کھانا خرید کر گھر لے جاؤ۔اور ایک درہم کی کلہاڑی خرید کر لاؤ پھر آپ ؐ نے اپنے دست مبارک سے کلہاڑی کو دستہ لگایا اور فرمایا۔جاؤ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر فروخت کرو پندرہ دن کے بعد وہ آیا تو اس کے پاس دس درہم تھے۔آپؐ نے فرمایا یہ تمہارے لیے بہتر ہے اس بات سے کہ تم قیامت کو اس حال میں آؤ کہ تمہارے چہرے پر بھیک کا بدنما داغ ہو آپ ؐ نے فرمایا جو شخص جائز طریقے سے روزی حاصل کرتا ہے تا کہ سوال سے بچے اور اہل وعیال کی کفالت کرے اور ہمسائے کی مدد کرے تو قیامت کے دن جب وہ اٹھے گا تو اسکا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ ''اے لوگو! جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ (البقرہ:۱۶۸)

رسول کریم نے فرمایا: ''بہترین عمل حلال روزی کمانا ہے'' ایک اور جگہ ارشاد ہے ''کئی گناہ ایسے ہیں جو معاشی فکر مندی سے دھل جاتے ہیں'' حرام کمائی کے متعلق فرمایا: حرام روزی سے پرورش پایا ہوا گوشت اسکا زیادہ مستحق ہے کہ آگ میں ڈالا جائے'' قرآن کریم میں فرمایا گیا:

**ترجمہ:** مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اسکا مال فائدہ ہو جائے تو وہ جائز ہے ) (النساء:۲۹)

ترجمہ:''اور جب خدا سے عہد (واثق ) کرو تو اس کو پورا کرو''۔

ان آیات ربانی سے واضح ہوتا ہے کہ ایفائے عہد کی پابندی ضروری ہے۔عہد کے سلسلے میں کسی سستی اور لاپرواہی کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ترجمہ :''جسے وعدہ کا پاس نہیں اس کا کوئی دین نہیں''۔

ہم سیرت نبوی ﷺ پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں ایفائے عہد کی بے شمار مثالیں ملیں گے جن سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔جنگ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور جنگ میں شرکت کے لیے ایک ایک آدمی کی شدید ضرورت تھی، دو صحابی حذیفہ بن الیمان اور ابوجبلؓ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

کاشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ﷺ ہم مکہ سے آ رہے تھے کہ راستے میں کفار نے ہمیں گرفتار کر لیا اور اس شرط پر چھوڑا کہ ہم جنگ میں حصہ نہیں لیں گے لیکن ہم نے یہ عہد مجبوری کی حالت میں کیا تھا۔ ہم کفار کے خلاف ضرور لڑیں گے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں تم اپنا وعدہ پورا کرو اور لڑائی کے میدان سے واپس چلے جاؤ، ہم مسلمان ہر حال میں وعدہ پورا کریں گے ہمیں صرف خدا کی مدد کی ضرورت ہے''۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر جو شرائط طے پائی تھیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ اگر کوئی مسلمان مکہ معظمہ سے بھاگ کر مدینہ منورہ آ جائے تو اسے واپس کرنا ہوگا۔ ابھی یہ صلح نامہ لکھا بھی نہ گیا تھا کہ حضرت ابوجندلؓ اس حالت میں بھاگ کر آ گئے کہ ان کے پاؤں زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے التجا کی کہ مجھے اپنے ہمراہ لے چلیں لیکن حضور اکرم ﷺ وعدہ کر چکے تھے۔ اس لیے آپ ﷺ نے اسے پورا کیا اور انہیں قریش کے حوالے کر دیا۔ اس منظر کو دیکھ کر صحابہ کرامؓ رونے لگے لیکن آپ ﷺ نے معاہدے کی خلاف ورزی گوارہ نہ کی۔

**سوال نمبر 33- اخوت و مساوات سے کیا مراد ہے؟ قرآنی آیات اور نبی کریم ﷺ کی مثالوں سے وضاحت کریں۔ (10)**

**جواب: اخوت و مساوات:**

کاشان اکیڈمی

اخوت کے معنی ''بھائی چارہ''، یعنی بھائی بننے کے ہیں۔ یعنی ایسی دوستی جس میں بھائیوں جیسی محبت اور احساس موجود ہو۔ بھائی چارے یا رشتہ اخوت کی بہترین مثال مہاجرین اور انصار کی ہے۔ مسلمان جب مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو حضور ﷺ نے مہاجرین مکہ و انصار مدینہ میں رشتہ اخوت قائم کیا اور یہ رشتہ اتنا پختہ تھا کہ انصار نے اپنے مکانات، باغات، زمینیں اور تمام اموال کو آدھا اپنے مہاجر بھائی کو خوشی سے پیش کر دیا۔ لیکن مہاجرین مکہ کی خودداری کا یہ عالم تھا کہ وہ صرف بازار کا راستہ جاننا چاہتے تھے کہ اپنے زور بازو سے کام کریں گے اور اپنے بھائیوں پر کوئی بوجھ نہ ڈالیں گے۔ اس رشتہ اخوت کو خونی اور نسبی رشتوں پر برتری حاصل تھی اور جذبہ ایمانی سے سرشار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنگ بدر اور جنگ احد میں اس کا بہترین عملی مظاہرہ کیا۔ اسلام نے نسلی اور قومی تعلق کے بجائے عقیدہ اور ایمان کے رشتے کو اسلام کی بنیاد بنائی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

0334-5504551

ترجمہ: ''تمام اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں''۔

Download Free Assignments from

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے''

Solvedassignmentsaiou.com

**مساوات:**

مساوات کے لغوی معنی برابر کرنے یا برابری کے ہیں۔ آپ کی نظر مبارک میں چھوٹا یا بڑا، امیر یا غریب، آقا یا غلام سبھی برابر کا درجہ رکھتے تھے۔ مجلس میں جو چیزیں آتیں، ان کو ہمیشہ داہنی طرف سے تقسیم فرماتے اس میں ہمیشہ امیر اور غریب، چھوٹے اور بڑے سب کی مساوات کا لحاظ فرماتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضورؐ میرے مکان پر تشریف لائے اور پینے کو پانی مانگا۔ میں نے بکری کا دودھ پیش کیا۔ مجلس کی ترتیب یہ تھی کہ حضرت ابوبکر رضی عللہ عنہ بائیں جانب، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے اور ایک بدو داہنی طرف تھا۔ آپؐ نے پی لیا تو حصرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا یعنی بقایا ان کو عنایت ہو۔ آپؐ نے فرمایا پہلے داہنی طرف والے کا حق ہے۔ یہ کہہ کر پیا ہوا دودھ بدو کو عنایت فرمایا۔

**احادیث بحوالہ واقعات۔**

حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک سفر میں چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا اور اس کا کام تقسیم فرما لیا۔ ایک نے اپنے ذمے ذبح کرنا لیا، دوسرے نے کھال نکالنا کسی نے پکانا حضورؐ نے فرمایا کہ پکانے کیلئے لکڑی اکٹھا کرنا میرے ذمے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا حضورؐ! یہ کام ہم خود کر لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا، یہ تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ تم لوگ اس کو بخوشی کرو گے لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں مجمع میں ممتاز ہوں۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ غزوہ احزاب کے موقع پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینے کے چاروں طرف خندق کھودی۔ آپؐ نے بھی اس موقع پر ایک عام مزدور کی طرح کام کیا، یہاں تک کہ شکم مبارک پر مٹی اور خاک کی تہہ جم گئی۔ ایک دفعہ ایک عورت نے جو خاندان بنی مخزوم سے تھی، چوری کی۔ قریش کی عزت کے لحاظ سے لوگ چاہتے تھے کہ سزا سے بچ جائے اور معاملہ دب جائے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ رسول اللہ کے محبوب خاص تھے لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ سفارش کیجئے انہوں نے آنحضرتؐ سے معافی کی درخواست کی۔

آپؐ نے سخت ناراض ہو کر فرمایا:

''بنی اسرائیل اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ وہ غرباء کو سزا کا حکم دیتے اور امراء سے درگزر کرتے تھے''۔

آپؐ نے فرمایا:

ترجمہ: ''بہترین کمائی آدمی کیلئے اپنے ہاتھ کی کمائی ہے''۔ درج ذیل واقعے سے کسب حلال پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کا ایک آدمی حضرت محمد ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے گھر میں کچھ ہے؟ اس نے کہا کہ ایک ٹاٹ ہے جسے ہم آدھا اوڑھ لیتے ہیں اور آدھا بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں پانی پیتے ہیں آپؐ نے وہ دونوں چیزیں منگوا کر فروخت کر دیں جس کی

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

قیمت دو درہم وصول ہوئے۔آپؐ نے انصاری سے فرمایا کہ ایک درہم کا کھانا خرید کر گھر لے جاؤ اور ایک درہم کی کلہاڑی خرید کر لاؤ۔پھر آپؐ نے اپنے دست مبارک سے کلہاڑی کی دستہ لگایا اور فرمایا: جاؤ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر فروخت کرو پندرہ دن کے بعد وہ آیا تو اس کے پاس دس درہم تھے' آپؐ نے فرمایا:

''یہ تمہارے لئے بہتر ہے اس بات سے کہ تم قیامت کو اس حال میں آؤ کہ تمہارے چہرے پر بھیک کا بدنما داغ ہو''۔

آپؐ نے فرمایا:

''جو شخص جائز طریقے سے روزی حاصل کرتا ہے' تا کہ سوال سے بچے اور اہل وعیال کی کفالت کرے اور ہمسائے کی مدد کرے تو قیامت کے دن جب وہ اٹھے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا''۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: ''اے لوگو! جو چیزیں زمین میں ہیں ان میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ''۔

رسول کریمؐ نے فرمایا;

''بہترین عمل حلال روزی کمانا ہے

''کئی گناہ ایسے ہیں جو معاشی فکر مندی سے ڈھل جاتے ہیں''

کاشان اکیڈمی

حرام کمائی کے متعلق فرمایا:

حرام روزی سے پرورش پایا ہوا گوشت اس کا زیادہ مستحق ہے کہ آگ میں ڈالا جائے

قرآن کریم میں فرمایا گیا:

0334-5504551

''مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ' ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ جائز ہے)''۔

**سوال نمبر 34-  مندرجہ ذیل احادیث کا ترجمہ کریں۔  (5+5=10)**

Download Free Assignments from

(i) **مَنْ لَّا یَرْحَمِ النَّاسَ لَا یَرْحَمْہُ اللّٰہُ**

**ترجمہ: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔**

Solvedassignmentsaiou.com

(ii) **مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ**

**ترجمہ: جس نے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہیں ہوگا۔**

**بہار 2011**

**سوال نمبر 35-  رذائل اخلاق سے کیا مراد ہے؟ جھوٹ کے نقصانات کے بارے میں تحریر کریں۔  (10)**

**جواب: رذائل اخلاق:۔** رذائل اخلاق کا مطلب ہم پڑھ چکے ہیں کہ برے اخلاق کو رذائل کہتے ہیں۔یوں تو جس طرح اچھے اخلاق کی ایک طویل فہرست ہے۔اسی طرح بُرے اخلاق بھی بہت سے ہیں لیکن ان میں جو بہت زیادہ بُرے اور ہماری اخلاقی اور معاشرتی زندگی کے لیے بہت نقصان دہ ہیں۔

**رذائل اخلاق کی وضاحت:۔** بڑے بڑے رذائل اخلاق درج ذیل ہیں۔

**ا۔غیبت:** غیبت سے مراد کسی دوسرے کی غیر موجودگی میں اس کے متعلق ایسی بات کہہ دینا جو اگر اس کے سامنے کی جائے تو اسے تکلیف پہنچے۔

قرآن حکیم میں غیبت کی سخت مذمت کی گئی ہے:

ترجمہ اور ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے بُرا نہ کہو، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے حالانکہ تم اس سے نفرت کرتے ہو''۔

**۲۔منافقت:۔** نفاق یا منافقت کا مطلب ہے بھلائی ظاہر کرنا اور برائی کو پوشیدہ رکھنا۔نفاق کی دو قسمیں ہیں۔

**(1) نفاق اعتقادی:۔** نفاق اعتقادی سے مراد ہے کہ کوئی شخص کافر عقیدہ کا ہو لیکن وہ اپنی زبان سے ایمان کا دعویٰ کرے اور اسلام کی باتیں کرے۔اعتقادی نفاق کے بارے میں قرآن مجید میں بڑے واضح انداز میں فرمایا گیا:

ترجمہ: ''اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ تمہارے ساتھ ہیں اور (مسلمانوں سے) تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں''۔

ایسے اعتقادی منافقین کے انجام کے بارے میں خداوند کریم نے فرمایا:

ترجمہ: ''کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے، اور تم اُن کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے''۔

**(2) نفاق عملی:** نفاق عملی سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کے اپنے قول وفعل میں تضاد ہو یعنی وہ جو کہے اس پر عمل نہ کرے، چاہے وہ شخص مسلمان ہی ہو اور اپنے عقیدے کے مطابق عمل نہ کرے۔حضور اکرم ﷺ نے منافق کی جو تین نشانیاں بتائی ہیں وہ عملی نفاق سے ہی متعلق ہیں۔

ا۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔  ۲۔ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۳۔ اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کرے۔
حضورِ اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم قیامت کے دن بدترین اس شخص کو پاؤ گے جو دنیا میں دَورُخا تھا، کچھ لوگوں کے ساتھ ایک چہرے سے ملتا اور دوسروں کے ساتھ اس کا چہرہ بدلا ہوا ہوتا''۔

**۳۔تکبر:۔** تکبر کے عربی میں لغوی معنی بڑائی کا اظہار یا بڑا بننا ہے لیکن اسلامی اصطلاح میں خود کو دوسروں کے مقابلے میں کسی بھی طرح سے برتر سمجھنا اور فوقیت دینا تکبر کہلاتا ہے یعنی انسان اپنے مقابلے میں دوسروں کو کمتر حقیر جانے تو یہ تکبر ہے۔انسان غرور و تکبر میں کئی اعتبار سے مبتلا ہو سکتا ہے، مثلاً حسب و نسب، حسن و جمال، مال و دولت اور قوت اقتدار کا گھمنڈ ہو سکتا ہے۔آخرت میں تکبر کے نقصان کا اندازہ اس حدیث مبارک سے ہو سکتا ہے۔
حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا:
''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی غرور ہوگا، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا''

**۴۔حسد:۔** حسد سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی کو آرام و سکون میں دیکھے، اس کے پاس کوئی نعمت دیکھے تو یہ خواہش کرے کہ اس سے آرام و سکون اور نعمت چھن جائے۔گویا کسی دوسرے کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر جلنا اور یہ خواہش کرنا کہ وہ اس نعمت سے محروم ہو جائے، حسد ہے۔
حسد ایک ایسی رذیل عادت ہے جس کی وجہ سے انسانی نیکیاں اپنا اثر کھو دیتی ہیں، حضورِ اکرم ﷺ نے حسد سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:
اِیَّاکُم وَالحَسَدَ یَاکُلُ الحَسَنَاتِ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الحَطَبَ ترجمہ ''حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے''۔
حسد کی برائی اس حدیث پاک سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو اور تمام مسلمانوں کو حاسد سے پناہ مانگنے کی ہدایت فرمائی ہے۔
قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے: وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (الفلق:5) ترجمہ ''اور حاسد کے شر سے (پناہ) جب وہ حسد کرے''۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

**۵۔جھوٹ:** رذائل اخلاق میں جھوٹ سب سے بری عادت ہے جھوٹ کو عربی میں ''کذب'' کہتے ہیں جس طرح صدق کئی اچھائیوں کو جنم دیتی ہے۔اسی طرح اس کا الٹ کذب کئی برائیوں میں اضافہ کرتا ہے۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**جھوٹ کے نقصانات:**
رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف اور جھوٹ بولتے آدمی خدا کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے''۔
جھوٹے کے لیے قرآن حکیم میں سخت وعید آئی ہے:
**اَنَّ لَعنَتَ اللّٰہِ عَلَیہِ اِن کَانَ مِنَ الکٰذِبِین** (النور:7) ترجمہ ''اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو''۔
ایک اور جگہ ارشاد ہے:
**اِنَّ اللّٰہِ لَا یَھدِی مَن ھُوَ کٰذِبٌ کَفَّار** (الزمر:3) ترجمہ ''اللہ تعالیٰ جھوٹے، ناشکرے، احسان فراموش کو راہ نہیں دکھاتا''۔
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے''
حضور ﷺ نے فرمایا:
''سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تمہاری بات کو سچ سمجھے، حالانکہ تم نے جو بات اس سے کہی ہے، وہ جھوٹی تھی''۔
جھوٹ کی کئی قسمیں ہیں۔
۱۔ کذب قولی ۲۔ کذب عملی ۳۔ بلاتحقیق بات پھیلانا ۴۔ جھوٹی گواہی ۵۔ کاروبار میں جھوٹ
۶۔ مذاق میں جھوٹ ۷۔ جھوٹی تہمت ۸۔ تکلفاً جھوٹ بولنا

**سوال نمبر 36-** درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔ **(5+5=10)**
**غلاموں کا مولیٰ۔ بچوں پر رحمت وشفقت**

**جواب: غلاموں کا مولیٰ:**
جس طرح دور حاضر میں نوکر خاندان کا ایک حصہ سمجھے جاتے تھے۔اسی طرح غلاموں کو دورِ قدیم میں تصور کیا جاتا تھا۔لیکن آج کے نوکروں کا مقام غلاموں کے برابر نہیں ہے۔نوکر مخصوص تنخواہ دار ہوتے ہیں وہ اپنے اوپر مکمل اختیار رکھتے ہیں۔اور جب چاہے اپنے آقا کو غلام چھوڑ کر کسی دوسرے کے گھر نوکری کر سکتے ہیں۔لیکن غلام ایک ادنا غلام سمجھے جاتے ہیں جو اپنے اوپر کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔یہاں تک کہ ظالم آقا انہیں جان سے مارنے کا بھی مجاز تھا۔اس کے ساتھ اتنا وحشیانہ سلوک کیا جاتا تھا کہ انسانیت کی روح تک کانپ جاتی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا۔جو تم کھاؤ اپنے غلام کو وہی کھلاؤ اور جو تم پہنو وہ ہی ان کو پہناؤ۔اور جو تمہارے مزاج کے موافق نہ ہوں انہیں بیچ دو اور خلق خدا کو تنگ نہ کرو۔آپ کے پاس جو بھی غلام آتے انہیں آزاد فرما دیتے زید بن حارثہ غلام ہو کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔حضرت زید ﷺ آپ کے حسن سلوک سے بہت متاثر ہوئے اور والدین کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔زید بن حارثہ کے بیٹے سے بھی آپ بہت محبت کرتے تھے۔غلام محض ایک لفظ ہے۔غلام کو غلام کہہ کر پکارنا اسے اس کی نظروں میں تحقیر محسوس ہوگی۔غلاموں کے معاملے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر رزلٹ کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی حل شدہ اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

**بچوں پر رحمت وشفقت:**

نبی کریمؐ نہ صرف اپنے بچوں پر شفقت کرتے تھے۔ بلکہ دوسروں کے بچوں سے بھی بہت پیار کرتے تھے۔اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے پیار کرتے اس کے لیے دعا کرتے ۔ننھے بچے لائے جاتے تو ان کو گود میں بیٹھا لیتے ۔انہیں بہلانے کے لیے عجیب عجیب کلمات ادا کرتے تھے۔بچوں کے نام تجویز فرماتے ۔بچوں کو جمع کرکے انعامی دوڑ لگواتے تھے۔کہ کون ہمیں پہلے چھو لیتا ہے تو بچے کبھی پیٹ پر گرتے تو کبھی سینے پر آپ بالکل بھی برا نہ محسوس فرماتے۔آپ کا یہ معمول تھا کہ جب سفر پہ جاتے تو راستے میں جو بچہ ملتا ان میں سے کسی نہ کسی کو سواری پر بیٹھا لیتے ۔فصل کا نیا میوہ آتا تو حاضرین میں سب پہلے کم عمر بچوں کو دیتے۔ایک دن خالد بن سعید خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو چھوٹی بیٹی بھی ان کے ساتھ تھی۔اس نے سرخ رنگ کا کرتا پہنا تھا۔آپ نے دیکھتے ہی فرمایا سنہ سنہ حبشی زبان میں حسنہ کو سنہ کہتے ہیں وہ آپ کے چاروں طرف چکر کاٹ کر کھیلنے لگی حضرت خالد نے انہیں ڈانٹا تو آپ نے فرمایا کہ اسے میرے ساتھ کھیلنے دو۔حضرت انس فرماتے ہیں کہ آنخضورؐ فرماتے ہیں کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ دیر سے ختم کروں گا اچانک صف میں سے کسی بچے کے رونے کی آواز آتی ہے اور میں مختصر کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو تکلیف ہوگی۔ہجرت کے موقع پر آپ کا داخلہ ہوا تو انصار کی چھوٹی چھوٹی لڑکیاں خوشی سے دروازوں پر نکل کر گیت گا رہی تھی۔جب آپ کا ادھر سے گزر ہوا تو فرمایا تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔سب نے کہا ہاں یا رسولؐ اللہ نے فرمایا میں بھی تمہیں پیار کرتا ہوں۔

**سوال نمبر 37- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔ (10)**

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

1- اصول اربعہ کون سے ہیں؟

**جواب:** اصول اربعہ سے مراد فقہ جعفریہ کی حدیث کی یہ چار مستند کتابیں ہیں

**۱۔ الکافی ۲۔ من لایحضر والفیقہ ۳۔ الاستبصار ۴۔تہذیب الاحکام**

2- ترتیب توقیفی کسے کہتے ہیں؟

**جواب:** **ترتیب توقیفی سے مراد قرآن پاک کی وہ ترتیب ہے جو آنخضرت ﷺ نے اللہ کے حکم سے مقرر فرمائی۔**

3- امام مالکؒ کی مشہور کتاب کا نام بتائیں؟

**جواب:** **الموطا**

4- صحیفۂ صادقہ کس صحابی نے تیار کیا تھا؟

**جواب:**

5۔ افضل الذکر کون سا کلمہ ہے؟

**جواب:** حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔**اَفضَلُ الذِکرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** تمام اذکار میں اَفضل واعلیٰ ذکر **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَسُولَ اللّٰهِ** ہے۔ (ابنِ ماجہ ونسائی)

6- کن رشتہ داروں کو زکوۃ نہیں دی جاتی ؟

**جواب:** **وہ رشتہ دار جن کی کفالت شرعی طور پر واجب ہے ان کو زکوۃ نہیں دی جا سکتی مثلاً ماں، باپ، بیوی، بیٹا، بیٹی وغیرہ۔**

7- سونے اور چاندی کا نصاب کیا ہے؟

**جواب:** **ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا**

8- تسبیح فاطمہ کسے کہتے ہیں؟

**جواب:** **ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ بار سُبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد اللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھنا۔**

9- وہ کون سی سورت ہے جس کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے؟

**جواب:** **سورۃ توبہ کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے۔**

10- حقوق کی کتنی اقسام ہیں؟

**جواب:** **حقوق کی دو اقسام ہیں۔حقوق اللہ اور حقوق العباد**

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔